انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

گوہرِ حکمت

(اکتیسواں شمارہ)

امامِ زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ہم

(حصہ دوم)

Green Island Publications
(A Project of GIT)
Karachi - Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہرِ حکمت (اکتیسواں شمارہ)

امامِ زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف اور ہم

(حصہ دوم)

ناشر: گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور ہم (حصہ دوم)
اقتباس از	:	آیۃ اللہ الحاج میرزا محمد تقی الموسوی الاصفہانیؒ
ترجمہ و تحقیق	:	حجۃ الاسلام مولانا عبد اللہ عترتی
تصحیح و ترتیب	:	حجۃ الاسلام مولانا سید ہاشم عباس زیدی
		حجۃ الاسلام مولانا قمر علی لیلانی
		محترم علی رضا وزیر
ڈیزائنر	:	علی رضا بھانجی
تاریخ اشاعت	:	شعبان ۱۴۴۷ھ
پیشکش	:	گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)
ناشر	:	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ

تمہارا بہترین (دینی) بھائی وہ ہے جو اپنے بارے میں تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور اپنے او پر تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔

(بحارالانوار، جلدی ۷۵، ص۳۷۹)

التماسِ سورۂ فاتحہ

مرحومہ بتول بانو

مرحوم یاسین علی

مرحومہ ضامنہ سہیل

مرحوم اکبر علی لیلانی

مرحوم روشن علی لیلانی

مرحومہ گلشن بانو لیلانی

مرحومہ مریم بائی پنجوانی

مرحوم برکت علی پنجوانی

مرحوم مشتاق احمد دھارسی

مرحومہ رشیدہ بانو دھارسی

مرحومہ کنیز بتول احمد علی

پیرانی خاندان کے تمام مرحومین

رضا کے خاندان کے تمام مرحومین

سید طاہر وصی ابن سید وصی حیدر

مرحومہ روشن بانو بنتِ یوسف علی

وکیل خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم حسنین ابن شبیر علی

مرحوم مظہر حسین چھوٹا صاحب

مرحوم محمد حسین چھوٹا صاحب

لیلانی خاندان کے تمام مرحومین

دھارسی خاندان کے تمام مرحومین

مرچنٹ خاندان کے تمام مرحومین

پوناوالا خاندان کے تمام مرحومین

حمیر خاندان کے تمام مرحومین

نقویٰ خاندان کے تمام مرحومین

فرشتہ خاندان کے تمام مرحومین

دیوجانی خاندان کے تمام مرحومین
لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین
مُکھی خاندان کے تمام مرحومین
نورانی خاندان کے تمام مرحومین
پنناخاندان کے تمام مرحومین
ڈوسانی خاندان کے تمام مرحومین
کل مرحوم مومنین اور مومنات
مرحومہ معصومہ زوجہ غلام عباس داتو
مرحومہ سکینہ بانو زوجہ حسین علی وکیل
مرحومہ مونافاطمہ بنت حسین علی وکیل
مرحومہ ناصرہ زوجہ محسن علی وکیل
مرحوم صادق حسین چھوٹاصاحب
بیلغام والاخاندان کے تمام مرحومین
راوَجانی خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم یونس ابنِ فقیر حسین
ہیمانی خاندان کے تمام مرحومین
مرحومہ ردافاطمہ نامدار
مرحوم محمد بلال ابن علی رضا بھوجانی

مرحوم آغا جمیل حسین ابن آغا محمد حسین
مرحومہ سیدہ عزیز فاطمہ بنت یوسف علی
مرحوم سید وصی حیدر ابن میر نادر حسین
مرحومہ قریشہ بیگم بنت زوار حسین
مرحومہ طاہرہ خاتون بنت عطرت حسین
مرحوم زرینہ وصی بنت وصی حیدر
مرحوم عون علی ابنِ علاوَدین راوَجانی
لوکھنڈ والاخاندان کے تمام مرحومین
ویردی والاخاندان کے تمام مرحومین
تیجانی خاندان کے تمام مرحومین
منجی خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم رجب علی وزیر علی پوناوالا
ورتیج والاخاندان کے تمام مرحومین
مرحوم حیدر علی رجب علی ورتیج والا
مرحوم محمد حسین گنگجی بھائی دیوجانی
مرحوم باقر علی ڈوسانی (لاکڑاوالا)
مرحومہ رضیہ بانو پنجوانی
مرحوم اسماعیل باوا

موٹی خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم سید عطرت حسین رضوی ابن سید قربان علی رضوی

مرحوم محمد حسین اسماعیل ہیمانی اور اُنکے خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم سید علمدار رضا رضوی ابنِ سید محمد مُرتضی رضوی

مرحوم سید نادر حسین رضوی ابن سید مظہر حسین رضوی

مرحومہ نسیم بانو زوجہ عون علی راؤجانی بنت عبد الحسین بیلغام والا

مرحوم اکبر علی ابن حسن علی دیوجانی (تلاجہ والا)

مرحومہ امینہ بائی زوجہ اکبر علی حسن علی دیوجانی (تلاجہ والا)

مرحوم سلیم حسین خاکو اور اُنکے خاندان کے تمام مرحومین

لیاقت علی فضل اور اُنکے خاندان کے تمام مرحومین

حاجی حسین لاکھانی اور اُنکے خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم عون علی دیوجانی ابن محمد حسین دیوجانی

مرحومہ امینہ بائی زوجہ محمد حسین گنگجی بھائی دیوجانی

مرحومہ گل بانو بائی زوجہ باقر علی ڈوسانی (لاکڑاوالا)

مرحومہ سیدہ زاہدہ منور رضوی بنتِ سید وصی حیدر رضوی زوجہ سید منور رضوی

مرحومہ اشرف بائی بنت حاجی رضا علی بادامی زوجہ حیدر علی ورتیج والا

مرحومہ ناصرہ بانو بنت حیدر علی زوجہ صادق حسین پنجوانی

غلام عباس ناصر خاندان کے تمام مرحومین

مرحومہ نور زہرا بنت اکبر علی

مرحومہ کلثوم بی بی زوجہ اسماعیل باوا

سومجی خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم شبیر علی باوا

مرحوم عبد الحسین حمیر

مرحوم حسین علی پنجوانی

قواعد وضوابط

۱۔ سوالنامہ گذشتہ شمارے کی طرح اس بار بھی کتاب کے ساتھ نہیں دیا جائے گا بلکہ مقررہ تاریخ ۵اپریل ۲۰۲۶ بروز اتوار صبح ۱۲ بجے مقررہ علاقے میں معین امتحانی مراکز میں دیا جائے گا۔

۲۔ شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کر کے جواب نامہ پُر کریں۔

۳۔ ترغیب مطالعہ پروگرام میں شمولیت کی اہلیت: کم از کم بارہ سال کی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں۔

۴۔ دیے گئے جوابات میں سے مناسب ترین جواب پر نشان لگائیں لہٰذا ایک سے زائد جواب پر کسی طرح کا نشان نہ لگائیں چاہے مٹائے جانے کا نشان ہی کیوں نہ ہو بصورت دیگر جواب غلط شمار ہو گا۔ جوابات اسی کتابچے میں موجود مواد کے مطابق چیک کیے جائیں گے۔

۵۔ دوران امتحان کسی بھی طرح کی نقل یا آپس میں گروپنگ کی صورت میں امتحانی پرچہ کینسل کر دیا جائے گا۔

۶۔ امتحان میں ادارے کی طرف سے دیے گئے کتابچہ کے علاوہ کسی بھی طرح کا دیگر مواد رکھنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

۷۔ خصوصی انعامات حصّہ لینے والے تمام مرد و خواتین میں یکسان قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کئے جائیں گے، جس کی تفصیل ذیل میں ہیں:

خصوصی و عمومی انعامات

پہلا انعام:- Rs. 15,000/-	دوسرا انعام:- Rs. 12,500/-	تیسرا انعام:- Rs.10,000/-
چوتھا انعام:- Rs.7,500/-	پانچواں انعام:- Rs. 5,000/-	

۹۰ فیصد پر ۱۰۰۰ روپے	۷۵ فیصد پر ۷۵۰ روپے	۵۰ فیصد پر ۵۰۰ روپے

۸۔ یہ سلسلہ آن لائن (Audio, Urdu, English & Roman Book) کی صورت میں دستیاب ہے۔

نوٹ: گوہر حکمت کی آن لائن رجسٹریشن فیس ۱۵۰ روپے رکھی گئی ہے۔

۹۔ کسی بھی طرح کی معلومات کے لیے خصوصا بیرون ملک رہنے والے مومنین ہمارے ای میل پر رابطہ کریں:
giyf@greenislandtrust.org

۸۔ کتابچہ ۱۲ فروری سے ۲۸ مارچ ۲۰۲۶ تک درج ذیل ان سینٹرز سے حاصل کر سکتے ہیں:

۱۔ GIYF، امتل اپارٹمنٹ، سولجر بازار نمبر ۱	(صبح ۱۱ سے شام ۷)
۲۔ GIWW، راہین ایوینیو، سولجر بازار نمبر ۲	(صبح ۱۰ سے ۱۲ اور شام ۴ سے ۷)
۳۔ محمد علی بک ڈپو، سولجر بازار	(صبح ۱۱ سے رات ۸)
۴۔ اے ۱۱۴/ ۱۴۵، سروے نمبر ۴۱۷، ملیر	(0310-2360183)
۵۔ مسجد وحدت المسلمین، چشتی نگر	(0312-9743508)
۶۔ بقیۃ اللہ اکیڈمی، گلگتی محلہ، نیو میانوالی کالونی، منگھو پیر روڈ	(0345-2844736)
۷۔ جامع مسجد خدیجہ الکبری، سیکٹر نمبر ۱۱، بلدیہ ٹاؤن	(0321-2954620)
۸۔ گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول امپھری، پنیال روڈ، گلگت	(0310-0775595)
۹۔ خیر النساء اکیڈمی، نزد عبد اللہ ہسپتال، اسکردو، بلتستان	(0344-9511393)
۱۰۔ مدرسۂ زہرا (باری ماما)، شادمان، بالمقابل اسکالر کالج، لاہور	(0321-5550763)
۱۱۔ LMQ، ۹۵۶-۹۵۷ روڈ، بالمقابل TCS آفس، ملتان	(0321-3389300)
۱۲۔ جامع مسجد و مرکزی امام بارگاہ جعفریہ اسٹیل ٹاؤن	(0300-2059989)
۱۳۔ امام بارگاہ شاہِ کربلا، اولڈ رضویہ، گولیمار	(0306-2099612)
۱۴۔ مدرسہ قمر بنی ہاشم پتی پورہ استور میر پرنٹنگ پریس میر مارکیٹ استور جی بی	
۱۵۔ امام بارگاہ قصرِ عباسؑ، لقمان خیر پور میرس سندھ	(0310-3557172)

۱۰۔ نتائج کا اعلان ۲۰ اپریل ۲۰۲۶ء کو کیا جائے گا۔

۱۱۔ ۲۸ اپریل ۲۰۲۶ء تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہو گا۔

۱۲۔ اس کتابچہ سے متعلق تجاویز یا شکایات ادارہ کے e-mail: giyf@greenislandtrust.org پر بھیجی جاسکتی ہیں، لیکن انتظامیہ کا فیصلہ حتمی تصور کیا جائے گا۔

فہرست

مقدمہ ۱۱

چھبیسواں وظیفہ: علمائے دین کا اپنے علم کو ظاہر کرنا اور جاہلوں کی رہنمائی کرنا ۱۱

ستائیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حقوق کی ادائیگی میں ہر ممکن اہتمام اور ان کی خدمت کرنا ۱۴

اٹھائیسواں وظیفہ: دعا کی ابتدا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا سے کرنا ۱۵

انتیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے محبت اور ان سے ولاء کا اظہار کرنا ۱۶

تیسواں وظیفہ: امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار اور خدام کے لئے دعا کرنا ۱۸

اکتیسواں وظیفہ: دشمنوں پر لعنت کرنا ۱۸

بتیسواں وظیفہ: اللہ سے دعا کرنا کہ وہ ہمیں امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار میں قرار دے ۱۸

تینتیسواں وظیفہ: امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے بلند آواز سے دعا کرنا، خاص طور پر مجالس و محافل عامہ میں ۱۹

چونتیسواں وظیفہ: امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار اور اعوان پر درود بھیجنا ۱۹

پینتیسواں وظیفہ: خانہ کعبہ کا طواف امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نیابت میں کرنا ۱۹

چھتیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے حج بجالانا ۲۰

سینتیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے کسی نائب کو حج پر بھیجنا ۲۰

اڑتیسواں وظیفہ: ہر دن یا ہر ممکن وقت میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ عہد اور بیعت کی تجدید کرنا ۲۰

انتالیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نیابت میں آئمہ اطہار علیہم السلام کی قبور کی زیارت کرنا ۲۳

چالیسواں وظیفہ: غیبت کے دوران امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے جھوٹے دعویدار کی جانچ ۲۳

اکتالیسواں وظیفہ: غیبتِ کبریٰ میں نیابتِ خاصہ کے جھوٹے دعویدار کی تکذیب ۲۴

بیالیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت کو معین نہ کرنا اور وقت مقرر کرنے والے کو جھوٹا کہنا ... ۲۵

تینتالیسواں وظیفہ: دشمنوں سے تقیہ کرنا ۲۶

چوالیسواں وظیفہ: گناہوں سے حقیقی توبہ کرنا ۲۹
توبہ کا مطلب ۳۰
پینتالیسواں وظیفہ: قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی تمنا کرتے وقت عافیت مانگنا ۳۰
چھیالیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی محبت کی طرف لوگوں کو بلانا ۳۱
سینتالیسواں وظیفہ: غیبت کے طویل عرصے کی وجہ سے دل کو سخت نہ ہونے دینا ۳۱
دل کی نرمی اور قساوت کے اسباب، اور ان کے علاج کی تاکید ۳۳
وہ امور جو دل کو نرم اور پاکیزہ کرتے ہیں ۳۴
دل کی سختی کے اسباب ۳۴
خلاصہ ۳۶
اڑتالیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت پر اتفاق اور اجتماع ۳۶
انچاسواں وظیفہ: مالی حقوق کی ادائیگی میں اہتمام کرنا ۳۹
تنبیہ ۴۰
پچاسواں وظیفہ: مرابطہ (سرحدوں کی نگہبانی) ۴۳
اکیاونواں (۵۱) وظیفہ ۴۷
باونواں (۵۲) وظیفہ ۵۰
تیرپنواں (۵۳) وظیفہ ۵۰
چونواں (۵۴) وظیفہ ۵۴
پہلی فصل ۶۴
دوسری فصل ۷۰

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات بھی عرض کرنا نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ "گوہر حکمت" کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ جو ۲۰۱۱ء سے جاری ہے، ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جاسکے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لیے اپنی سعی وکوشش کی جائے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بار اس کتابچہ کے لیے مواد کتاب "وظیفۃ الانام فی زمن غیبۃ الامام (یعنی غیبت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف میں لوگوں کی ذمہ داری) کے دوسرے حصہ سے لیا گیا ہے۔ جس کے مصنف آیت اللہ الحاج میرزا محمد تقی الموسوی الاصفہانی ہیں۔ اس کتاب میں مولف نے نہایت عمدگی سے اس دور غیبت میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متعلق مومنین کو ان کے وظائف بیان فرمائیں ہیں۔

مطالعے میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لیے ہر ایڈیشن کی طرح اس بار بھی مقررہ تاریخ پر مختصر کتابچے کی صورت میں کچھ سوالات دیئے جائیں گے، تاکہ اس امتحان کے ذریعے مطالعہ کی سنجیدگی اور غور طلبی کو جانچا جاسکے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے کم از کم ۱۲ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر معیّن نہ کرتے ہوئے ہر عمر کے مرد وخواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا سید ہاشم عباس زیدی اور مولانا قمر علی لیلانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

مولانا غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

تمام حمد اُس اللہ کے لئے ہے جو العالمین کا رب ہے اور درود و سلام ہو خاتم الانبیاء، تمام مخلوقات میں سب سے بہتر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے معصوم اہل بیت علیہم السلام پر، بالخصوص ہمارے امام زمانہ خاتم الاوصیاء عجل اللہ فرجہ الشریف پر، اللہ کی لعنت ہو ان کے دشمنوں اور ظالموں پر قیامت کے دن تک۔

اما بعد، گناہوں اور آرزوؤں کے سمندر میں غرق، محمد تقی بن عبد الرزاق الموسوی الاصفھانی-اللہ تعالیٰ ان دونوں (باپ اور بیٹے) پر رحم فرمائے-اپنے ایمانی بھائیوں سے عرض کرتا ہے:

یہ کتاب **وظیفۃ الأنام فی زمن غیبۃ الإمام** کا دوسرا حصہ ہے، جس میں میں نے ان اعمال کو جمع کیا ہے جن پر زمانہ غیبتِ امام العصر، یعنی حضرت حجت بن الحسن العسکری عجل اللہ فرجہ الشریف کے دور میں اہل ایمان کو ہمیشگی کے ساتھ عمل پیرا ہونا چاہئے اور انہیں اپنی عملی زندگی کا دستور بنانا چاہئے۔ میں نے اب تک معتبر امامیہ کتب سے جو کچھ جمع کیا ہے وہ پچاس سے زیادہ امور پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں میں نے پچیس وظائف ذکر کئے اور بقیہ کو اللہ جل جلالہ کی توفیق سے اس حصے میں بیان کر رہا ہوں۔

چھبیسواں وظیفہ: علمائے دین کا اپنے علم کو ظاہر کرنا اور جاہلوں کی رہنمائی کرنا

علماء پر لازم ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کریں، جاہلوں کو راہِ ہدایت دکھائیں اور مخالفین کے شبہات کا جواب دے کر انہیں گمراہی سے بچائیں اور اگر وہ کسی فتنہ میں پڑ جائیں تو انہیں نجات دلائیں، بالخصوص اس دور میں کہ جب فتنے اور بدعتیں عام ہو چکی ہیں، یہ فریضہ نہایت اہم ہے۔

چنانچہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر میں امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے:

إِنَّ مَنْ تَكَفَّلَ بِأَيْتَامِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، الْمُنْقَطِعِينَ عَنْ إِمَامِهِمْ، الْمُتَحَيِّرِينَ فِي جَهْلِهِمْ، الْأُسَرَاءِ فِي أَيْدِي شَيَاطِينِهِمْ، وَفِي أَيْدِي النَّوَاصِبِ مِنْ أَعْدَائِنَا، فَاسْتَنْقَذَهُمْ مِنْهُمْ، وَأَخْرَجَهُمْ مِنْ حَيْرَتِهِمْ، وَقَهَرَ الشَّيَاطِينَ بِرَدِّ وَسَاوِسِهِمْ، وَقَهَرَ النَّاصِبِينَ بِحُجَجِ رَبِّهِمْ، وَدَلَائِلِ أَئِمَّتِهِمْ، لَيَفْضُلُونَ عِنْدَ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ بِأَفْضَلِ الْمَرَاتِبِ، بِأَكْثَرَ مِنْ فَضْلِ السَّمَاءِ عَلَى الْأَرْضِ، وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وَالْحُجُبِ، وَفَضْلِهِمْ عَلَى هَذَا الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى أَخْفَى كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ۔[1]

جو شخص آلِ محمد ﷺ کے ان یتیموں کی کفالت کرے، جو اپنے امام علیہ السلام سے کٹے ہوئے، جہالت میں حیران، شیاطین اور ہمارے دشمنوں نواصب کے ہاتھوں قیدی ہوں، پس انہیں رہائی دلائے، ان کی رہنمائی کرے، وسوسوں کو دور کرے اور مخالفین پر حجت تمام کرے، تو ایسے لوگ اللہ کے نزدیک بندگانِ خدا میں سب سے بلند مقام پر فائز ہوں گے اور انہیں اس سے کہیں زیادہ فضلیت حاصل ہے کہ جتنی آسمان، عرش، کرسی اور حجاباتِ الٰہی کو زمین پر فضیلت حاصل ہے اور ان کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں کے چاند کو آسمان میں مخفی ستارے پر۔

اسی طرح امام علی نقی علیہ السلام سے روایت ہے:

لَوْلَا مَنْ يَبْقَى بَعْدَ غَيْبَةِ قَائِمِكُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الدَّاعِينَ إِلَيْهِ، وَالدَّالِّينَ عَلَيْهِ، وَالذَّابِّينَ عَنْ دِينِهِ بِحُجَجِ اللهِ، وَالْمُنْقِذِينَ لِضُعَفَاءِ عِبَادِ اللهِ مِنْ شِبَاكِ إِبْلِيسَ وَمَرَدَتِهِ، وَمِنْ فِخَاخِ النَّوَاصِبِ، لَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا ارْتَدَّ عَنْ دِينِ اللهِ، وَلَكِنَّهُمُ الَّذِينَ يُمْسِكُونَ أَزِمَّةَ قُلُوبِ ضُعَفَاءِ الشِّيعَةِ، كَمَا يُمْسِكُ صَاحِبُ السَّفِينَةِ سُكَّانَهَا، أُولَئِكَ هُمُ الْأَفْضَلُونَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔[2]

---

[1] تفسیر الامام العسکری علیہ السلام ص ۱۱۶۔

[2] تفسیر الامام العسکری علیہ السلام ص ۱۱۶۔

اگر امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے بعد ایسے علماء باقی نہ رہیں، جو ان کی طرف دعوت دینے والے، ان کی طرف رہنمائی کرنے والے، دین کی حفاظت کرنے والے اور اللہ کے بندوں کو ابلیس اور نواصب کے جال سے بچانے والے ہوں، تو زمین پر کوئی بھی دین پر قائم نہ رہے۔ یہی علماء دلوں کی مہار کو سنبھالے ہوئے ہوتے ہیں، جیسے کشتی کے ناخدا کشتی کو قابو میں رکھتے ہیں، یہی اللہ کے نزدیک سب سے افضل لوگ ہیں۔

اصول کافی میں معاویہ بن عمار سے روایت ہے، انہوں نے کہا:

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): رَجُلٌ رَاوِيَةٌ لِحَدِيثِكُمْ، يَبُثُّ ذَلِكَ فِي النَّاسِ، وَيُشَدِّدُهُ فِي قُلُوبِهِمْ وَقُلُوبِ شِيعَتِكُمْ، وَلَعَلَّ عَابِداً مِنْ شِيعَتِكُمْ لَيْسَتْ لَهُ هَذِهِ الرِّوَايَةُ، أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: الرَّاوِيَةُ لِحَدِيثِنَا، يُشَدُّ بِهِ قُلُوبُ شِيعَتِنَا، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ۔[1]

میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اگر کوئی شخص آپ علیہ السلام کی احادیث کثرت سے بیان کرتا ہو اور لوگوں کے درمیان انہیں پھیلاتا ہو اور لوگوں کے دلوں کو آپ علیہ السلام کی احادیث کے ذریعے محکم کرے حتیٰ کہ وہ آپ علیہ السلام کے شیعوں کے دلوں میں بھی مضبوطی پیدا کرے، جبکہ کوئی دوسرا عابد ایسا نہ ہو، تو ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو ہماری حدیث روایت کرتا اور دلوں کو مضبوط کرتا ہے، وہ ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔

لہٰذا ان جیسی اور دیگر احادیث کی روشنی میں ضروری ہے کہ ہر عالم حسب استطاعت اپنے علم کو ظاہر کرے، خاص طور پر اس زمانے میں جس میں بدعتیں پھیل چکی ہیں۔

چنانچہ اصول کافی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے:

---

[1] الکافی: ۱/۳۳۔

إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فِي أُمَّتِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ۔[1]

جب میری امت میں بدعتیں ظاہر ہو جائیں تو عالم کو اپنا علم ظاہر کرنا چاہئے، جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

نیز کتاب الفتن (بحار الانوار) میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، لَوْهَدَى اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌلَكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔[2]

اے علی علیہ السلام! اگر اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ آپ علیہ السلام کے لئے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع کرتا ہے۔

ستائیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے حقوق کی ادائیگی میں ہر ممکن اہتمام اور ان کی خدمت کرنا

بحار الانوار میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا:

هَلْ وُلِدَ الْقَائِمُ؟

کیا قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پیدا ہو چکے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

لا، وَلَوْأَدْرَكْتُهُ لَخَدَمْتُهُ أَيَّامَ حَيَاتِي۔[3]

---

[1] الکافی: ۱/۵۴۔

[2] البحار: ۸ط حجر۔ ۴۸۴۔

[3] البحار: ۱۴۸/ ۲۲۵۱ عن غیبة النعمانی: ۲۴۵، ح۴۶۳.

نہیں، اور اگر میں ان کا زمانہ پاتا تو اپنی پوری زندگی ان کی خدمت کرتا۔

میں کہتا ہوں: اے مؤمن! ذرا غور کرو کہ امام صادق علیہ السلام کس قدر عظمت کے ساتھ قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کا مقام بیان فرمارہے ہیں۔ پس اگر تم براہِ راست ان کے خادم نہیں بن سکتے تو کم از کم یہ ضرور کرو کہ اپنے گناہوں سے شب و روز ان کے قلب مبارک کو غم زدہ نہ کرو۔ اور اگر تم شہد پیش نہیں کر سکتے تو کم از کم زہر بھی نہ دو۔

اٹھائیسواں وظیفہ: دعا کی ابتدا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا سے کرنا

دعا کرنے والا جب دعا کرے تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ان کے ظہور میں تعجیل کی دعا کرے، پھر اپنے لئے دعا کرے۔ یہ بات نہ صرف صحیفہ سجادیہ کے دعائے عرفہ میں واضح طور پر موجود ہے بلکہ امام عجل اللہ فرجہ الشریف سے محبت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا تقاضا بھی یہی ہے۔ نیز بعض احادیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس طریقہ کار پر عمل کرنا چاہیے۔

مزید برآں، امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تعجیلِ ظہور کے لئے دعا کرنے کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے دنیاوی و اخروی فوائد کی تعداد اسی (۸۰) سے زائد ہے۔ ان فوائد کو دلائل و مصادر کے ساتھ "ابواب الجنات"، "مکیال المکارم" اور خود اسی کتاب میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

یہ بات بھی عقلاً واضح ہے کہ عاقل انسان ان عظیم فوائد کو حاصل کرنے کو ترجیح دے گا، بجائے اس کے کہ اپنی ذاتی حاجات کے لئے ایسی دعا کرے جس کے قبول ہونے کا پتہ نہیں۔ بلکہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

دعا کرنا خود اپنی دعا کی قبولیت کا ذریعہ بنتا ہے، جیسا کہ دعا میں محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کو دعا کی قبولیت کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔[1]

انتیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے محبت اور ان سے ولاء کا اظہار کرنا

حدیث معراج میں (کتاب غایۃ المرام کے مطابق) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا:

يَا مُحَمَّدُ، أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمْ؟

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے ہیں کہ انہیں دیکھیں؟

میں نے عرض کیا:

نَعَمْ، يَا رَبِّ۔

ہاں، اے میرے پروردگار!

اللہ نے فرمایا:

تَقَدَّمْ أَمَامَكَ۔

آگے بڑھو۔

پس میں آگے بڑھا، تو میں نے دیکھا:

---

[1] علی بن محمد نے ابن جُمہور سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے اپنے معتبر افراد سے نقل کیا کہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ، فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، ثُمَّ يَسْأَلُ حَاجَتَهُ...

(الکافی، جلد ۲، صفحہ ۴۹۴، حدیث ۱۶)

جو شخص اللہ عزوجل سے کوئی حاجت رکھتا ہو، اُسے چاہئے کہ پہلے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے آل علیہم السلام پر درود بھیجے، پھر اپنی حاجت طلب کرے...

فَإِذَا عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةُ الْقَائِمُ كَأَنَّهُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فِي وَسَطِهِمْ۔

میں نے علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام، علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام، محمد علیہ السلام بن علی علیہ السلام، جعفر علیہ السلام بن محمد علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام بن جعفر علیہ السلام، علی علیہ السلام بن موسیٰ علیہ السلام، محمد علیہ السلام بن علی علیہ السلام، علی علیہ السلام بن محمد علیہ السلام، حسن علیہ السلام بن علی علیہ السلام اور حجت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کو دیکھا، گویا وہ ان کے درمیان چمکدار ستارے کی مانند تھے۔

پس میں نے عرض کیا:

یَا رَبِّ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟

اے پروردگار! یہ کون ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

هَؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْحَقِّ، وَهَذَا الْقَائِمُ، مُحَلِّلُ حَلَالِي، وَمُحَرِّمُ حَرَامِي[1]، وَيَنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِي، يَا مُحَمَّدُ أَحْبِبْهُ فَإِنِّي أُحِبُّهُ، وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ۔[2]

یہ سب حق کے امام علیہم السلام ہیں، اور یہ قائم عجل اللہ فرجہ الشریف ہے، جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرے گا، اور میرے دشمنوں سے انتقام لے گا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس سے محبت کیجئے؛ کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، نیز اس سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت کرتا ہوں۔

---

[1] یعنی وہ تمام احکامِ دین کو ظاہر فرمائیں گے تاکہ ان پر بغیر تقیہ کے آزادانہ طور پر عمل کیا جاسکے۔ (مؤلف)

[2] غایۃ المرام: ۱۸۹ ج ۱۰۵ وص ۲۵۶-۲۰۲۴۔

میں عرض کرتا ہوں: یہ امر کہ اللہ نے خاص طور پر قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کی محبت کا حکم دیا، باوجود اس کے کہ تمام آئمہ علیہم السلام کی محبت واجب ہے، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ عجل اللہ فرجہ الشریف کی محبت میں ایک خاص خصوصیت اور راز پوشیدہ ہے، جو آپ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذاتِ مقدسہ کے کمالات اور مقامات کے شایانِ شان ہے۔

تیسواں وظیفہ: امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار اور خدام کے لئے دعا کرنا

جیسے کہ یونس بن عبد الرحمن کی دعا میں وارد ہوا ہے، آپ عجل اللہ فرجہ الشریف کے خدام اور انصار کے حق میں دعا کرنا مستحب وپسندیدہ عمل ہے۔

اکتیسواں وظیفہ: دشمنوں پر لعنت کرنا

یہ عمل بھی واضح طور پر متعدد احادیث اور امام عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے وارد دعاؤں میں موجود ہے کہ ان کے دشمنوں پر لعنت بھیجی جائے۔[1]

بتیسواں وظیفہ: اللہ سے دعا کرنا کہ وہ ہمیں امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار میں قرار دے

جیسا کہ دعائے عہد اور دیگر دعاؤں میں وارد ہے، ہمیں اللہ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے مخلص اور وفادار انصار میں شامل فرمائے۔

---

[1] الاحتجاج: ۲-۳۱

تینتیسواں وظیفہ: امام عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے لئے بلند آواز سے دعا کرنا، خاص طور پر مجالس و محافل عامہ میں

یہ کام نہ صرف تعظیم شعائر اللہ میں سے ہے بلکہ بعض دعاؤں جیسے دعائے ندبہ جو کہ امام صادق علیہ السلام[1] سے مروی ہے کے فقرات سے اس کے استحباب پر بھی دلیل ملتی ہے۔

چونتیسواں وظیفہ: امام عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے انصار اور اعوان پر درود بھیجنا

یہ بھی دعا کی ایک قسم ہے اور اس کا ذکر صحیفہ سجادیہ کے دعائے عرفہ اور دیگر دعاؤں میں ہوا ہے، کہ امام عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے مددگاروں کے لئے درود و دعا کرنا مستحب ہے۔

پینتیسواں وظیفہ: خانہ کعبہ کا طواف امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی نیابت میں کرنا

اس بارے میں دلیل میں نے اپنی کتاب مکیال المکارم[2] میں ذکر کر دی ہے، لہٰذا یہاں اختصار کی خاطر اسے نقل کرنے سے گریز کیا ہے۔

---

[1] اور عبارت یہ ہے: إِلَى مَتَى أُجَارُ فِيكَ يَا مَوْلَايَ، وَإِلَى مَتَى۔ یعنی: اے میرے مولا! میں آپ کے بارے میں کب تک (پریشانی میں) پناہ مانگتا رہوں گا، اور یہ کب تک رہے گا؟۔۔۔ القاموس میں ہے: "جار" کا مطلب ہے دعا اور فریاد کے وقت آواز بلند کرنا۔ (مؤلف)

[2] زندہ امام علیہ السلام کی نیابت میں طواف کا جواز

موسیٰ بن قاسم کہتے ہیں: میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا: میں نے ارادہ کیا کہ آپ اور آپ کے والد کی طرف سے طواف کروں، تو مجھ سے کہا گیا کہ اوصیاء کی طرف سے طواف نہیں ہوتا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، جہاں تک ممکن ہو طواف کرو، یہ جائز ہے۔ (الکافی، ج۴، باب الطواف والحج عن الائمۃ، ص ۳۱۴ مکیال المکارم، ج۲، ص ۲۱۶)

چھتیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی طرف سے حج بجالانا

یہ بھی امام عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی نیابت میں ایک نہایت بافضیلت عمل ہے۔

سینتیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی طرف سے کسی نائب کو حج پر بھیجنا

یہ وظیفہ اور اس سے ماقبل وظیفہ دونوں کی دلیل وہ حدیث ہے جو کتاب الخرائج[1] میں روایت ہوئی ہے، اور میں نے اسے اپنی کتاب مکیال المکارم[2] میں بھی ذکر کیا ہے، نیز یہ حدیث النجم الثاقب میں بھی مذکور ہے۔

اٹھتیسواں وظیفہ: ہر دن یا ہر ممکن وقت میں امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ساتھ عہد اور بیعت کی تجدید کرنا

اہلِ لغت کے قول کے مطابق بیعت کا مفہوم عہد اور کسی امر پر اتفاق کرنا ہے، اور امام عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ساتھ بیعت اور عہد کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن زبان سے اقرار کرے اور دل میں عزم کرے کہ وہ ہر حال میں امام عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی مکمل اطاعت کرے گا اور جب بھی آپ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف ظہور فرمائیں گے، اس وقت نصرت کے لئے کمر بستہ رہے گا۔

---

[1] الخَرائِجُ وَالجرَائِحُ، ص ۴۷۳

[2] قطب راوندی رحمہ اللہ نے خرائج میں روایت کیا: ابو محمد دعلجی کے دو بیٹے تھے، ایک نیک راہ پر تھا، دوسرا فسق میں مبتلا تھا۔ انہوں نے امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی طرف سے حج کی رقم دی، مگر اس میں سے کچھ اس فاسق بیٹے کو دے دیا۔ واپسی پر اس نے بیان کیا: میں عرفات میں تھا، ایک خوبصورت نوجوان، جو گندمی رنگ کا اور دولٹوں والا تھا، دعا اور مناجات میں مصروف تھا۔ لوگوں کے جانے کے بعد اس نے مجھ سے کہا: اے شیخ! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ تمہیں حج کی ذمہ داری دی گئی اور تم نے اس مال میں سے شرابی فاسق کو دے دیا! عنقریب تمہاری آنکھ جاتی رہے گی۔ اس نے میری آنکھ کی طرف اشارہ کیا، اور چالیس دن کے اندر میری آنکھ میں قرحہ (پھوڑا) نکل آیا اور بینائی جاتی رہی۔ (مکیال المکارم، ج ۲، ص ۲۱۵ الخَرائج، ص ۴۷۳ النجم الثاقب، ج ۲، ص ۴۷۳، الباب العاشر)

جہاں تک کسی شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دینا اور اسے امام ؑ کی بیعت کے عنوان سے پیش کرنا ہے تو یہ بدعت اور گمراہ سوچ ہے، اس کا نہ قرآن میں ذکر ہے اور نہ ہی روایات میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ زمانہ جاہلیت اور عربوں میں یہ رسم معروف تھی کہ بیعت کے اظہار کے لئے ہاتھ میں ہاتھ دیا جاتا تھا، اور بعض احادیث سے ثابت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے بیعت کے موقع پر مردوں سے مصافحہ فرمایا تھا، پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کو پانی میں رکھا اور خواتین کو حکم دیا کہ وہ اس پانی میں اپنے ہاتھ رکھیں تاکہ ان کے لئے بیعت کا اظہار ہو جائے۔

تاہم اس طرح کی روایات اس بات کی دلیل نہیں بن سکتیں کہ ہر زمانے، بالخصوص غیبت کے زمانے میں، یہ عمل جائز ہو۔

بلکہ بعض احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب شخص امام علیہ السلام یا نبی علیہ السلام سے براہِ راست بیعت ممکن نہ ہو تو زبانی اقرار اور قلبی عزم ہی کافی اور ضروری ہے۔

اسی کی مزید وضاحت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت میں ملتی ہے، جو تفسیر البرہان میں ذکر ہوئی ہے:

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) بَعْدَ أَنْ نَصَبَ الأَمِيرَ خَلِيفَةً لَهُ، أَوْضَحَ جُمْلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ، ثُمَّ قَالَ: مَعَاشِرَ النَّاسِ، إِنَّكُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُصَافِقُونِي بِكَفٍّ وَاحِدَةٍ، وَأَمَرَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ آخُذَ مِنْ أَلْسِنَتِكُمُ الإِقْرَارَ بِمَا عَقَدْتُ لِعَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَنْ جَاءَ بَعْدَهُ مِنَ الأَئِمَّةِ مِنِّي وَمِنْهُ، عَلَى مَا

أَعْلَمْتُكُمْ، أَنَّ ذُرِّيَّتِي مِنْ صُلْبِهِ۔ فَقُولُوا بِأَجْمَعِكُمْ: إِنَّا سَامِعُونَ، مُطِيعُونَ، رَاضُونَ، مُنْقَادُونَ، لِمَا بَلَّغْتَ مِنْ أَمْرِ رَبِّنَا وَرَبِّكَ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمْرِ وُلْدِهِ مِنْ صُلْبِهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے، امیر المؤمنین علیہ السلام کو اپنا جانشین مقرر کرنے کے بعد، ان کے فضائل بیان کئے اور فرمایا: اے لوگو! تمہاری تعداد اتنی زیادہ ہے کہ تم سب میرے ہاتھ پر مصافحہ نہیں کر سکتے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم سب کی زبانوں سے اقرار لوں کہ تم علی علیہ السلام کی ولایت، اور ان کی نسل سے آنے والے آئمہ علیہم السلام کی امامت کے قائل اور مطیع ہو۔ پس سب کہو: ہم سنتے ہیں، اطاعت کرتے ہیں، راضی اور فرمانبر دار ہیں اس امر کے جو ہمارے رب اور آپ ﷺ کے رب کی طرف سے آپ ﷺ نے ہمیں پہنچایا، علی امیر المؤمنین علیہ السلام اور ان کی نسل سے آنے والے آئمہ علیہم السلام کے بارے میں۔

پس اگر یہ جائز ہوتا کہ امام علیہ السلام کی نیابت میں کسی اور کے ہاتھ پر بیعت لی جائے تو رسول اللہ ﷺ صحابہؓ میں سے بزرگ افراد، جیسے سلمانؓ، ابوذرؓ وغیرہ کے ذریعے ایسا کرنے کا حکم دیتے، لیکن ایسا نہیں کیا گیا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بیعت صرف خود نبی ﷺ یا امام علیہ السلام کے ساتھ براہِ راست مخصوص ہے، جیسے جہاد، جو امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت ہی مخصوص ہے۔

علاوہ ازیں، کسی بھی معتبر حدیث یا کتاب میں یہ نہیں ملتا کہ آئمہ علیہم السلام کے زمانے میں، کسی بھی شیعہ نے صحابہؓ یا راویوں کے ہاتھ پر امام عجل اللہ فرجہ الشریف کی نیابت میں بیعت کی ہو۔

---

[1] البرھان: ۱۔ ۴۴۲۔

انتالیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی نیابت میں آئمہ اطہار علیہم السلام کی قبور کی زیارت کرنا

بعض فقہاء جیسے محدث حر عاملی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ: آئمہ اطہار علیہم السلام کی قبور کی زیارت امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی نیابت میں مستحب ہے۔[1]

چالیسواں وظیفہ: غیبت کے دوران امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے جھوٹے دعویدار کی جانچ

مفضل بن عمر کہتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ: لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَانِ، إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ مِنْهَا إِلَى أَهْلِهِ، وَالْأُخْرَى يُقَالُ: هَلَكَ فِي أَيِّ وَادٍ سَلَكَ؟! قُلْتُ: كَيْفَ نَصْنَعُ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ؟! قَالَ: إِذَا ادَّعَاهَا مُدَّعٍ، فَاسْأَلُوهُ عَنْ أَشْيَاءَ يُجِيبُ فِيهَا مِثْلُهُ۔[2]

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: اس صاحبِ امر کے لئے دو غیبتیں ہوں گی، پہلی غیبت کے بعد وہ اپنے اہل کی طرف واپس آئیں گے، اور دوسری غیبت ایسی ہو گی کہ لوگ کہیں گے: "وہ ہلاک ہو گئے، وہ کہاں چلے گئے؟" میں نے عرض کیا: جب ایسا وقت آجائے تو ہم کیا کریں؟ آپ علیہ السلام نے

---

[1] داود صرمی کہتے ہیں:

قُلْتُ لَهُ۔ يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)۔ إِنِّي زُرْتُ أَبَاكَ وَجَعَلْتُ ذَلِكَ لَكَ، فَقَالَ: لَكَ بِذَلِكَ مِنَ اللهِ ثَوَابٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ وَمِنَّا الْمَحْمَدَةُ۔ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے عرض کیا: میں نے آپ علیہ السلام کے والد ماجد کی زیارت کی اور اس کا ثواب آپ علیہ السلام کے لئے ہدیہ کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں اس پر اللہ کی طرف سے بڑا ثواب اور اجر حاصل ہو گا، اور ہماری طرف سے تمہیں تحسین و مدح بھی نصیب ہو گی۔ (وسائل الشیعہ، ۱۰۔ ۴۶۴ح۱)۔

[2] الکافی: ۱۔ ۳۴۰۔

فرمایا: جب کوئی شخص ان کی طرف سے دعویٰ کرے، تو اس سے ایسے سوال کرو جن کے جوابات صرف سچا امام علیہ السلام ہی دے سکتا ہو۔

یعنی اس سے ان امور کے بارے میں سوال کرو جن تک عام لوگوں کا علم نہیں پہنچتا، جیسے: رحم میں موجود بچے کے بارے میں پوچھنا کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی، اور وہ کب پیدا ہو گا؟ اسی طرح دلوں کے مخفی رازوں کے بارے میں خبر دینا، جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور حیوانات اور جمادات سے گفتگو کرنا، اور ان دونوں کی طرف سے اس (مدعی) کے صدق اور حق ہونے کی گواہی دینا، جیسا کہ یہ امور آئمہ طاہرین علیہم السلام کے ساتھ بارہا ظاہر ہو چکے ہیں اور کتب میں تفصیل سے مذکور ہیں۔

اکتالیسواں وظیفہ: غیبتِ کبریٰ میں نیابتِ خاصہ کے جھوٹے دعویدار کی تکذیب

غیبتِ کبریٰ کے دوران جو کوئی شخص امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے نیابتِ خاصہ کا دعویٰ کرے، اس کی تکذیب کرنا لازم ہے، جیسا کہ یہ بات توقیعِ شریف میں آئی ہے جسے معتبر کتب کمال الدین[1] اور الاحتجاج[2] میں ذکر کیا گیا ہے۔

---

[1] کمال الدین: ۲۔ ۵۱۶ ح ۴۴۔

[2] الاحتجاج: ۲۔ ۴۷۸۔

بیالیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت کو معین نہ کرنا اور وقت مقرر کرنے والے کو جھوٹا کہنا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا:

مَنْ وَقَّتَ لَكَ مِنَ النَّاسِ شَيْئًا، فَلَا تَهَابَنَّ أَنْ تُكَذِّبَهُ، فَلَسْنَا نُوَقِّتُ لِأَحَدٍ وَقْتًا۔[1]

لوگوں میں سے جو کوئی تمہارے لئے کوئی وقت مقرر کرے، تو تمہیں جھجک محسوس نہ ہو کہ اسے جھوٹا کہو، کیونکہ ہم (اہل بیت علیہم السلام) کسی کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

ایک روایت میں فضیل بن یسار کہتے ہیں:

سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): هَلْ لِهٰذَا الْأَمْرِ وَقْتٌ؟ فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ۔[2]

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: کیا اس امر (ظہور) کے لئے کوئی وقت مقرر ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقت مقرر کرنے والے جھوٹ بولتے ہیں، وقت مقرر کرنے والے جھوٹ بولتے ہیں، وقت مقرر کرنے والے جھوٹ بولتے ہیں (تین مرتبہ امام علیہ السلام نے یہ جملہ تکرار کیا)۔

کتاب کمال الدین میں امام رضا علیہ السلام سے روایت منقول ہے:

---

[1] الغیبة للشیخ الطوسي: ۲۶۲، وعنه في البحار: ۱۰۴/۸۵۲

[2] الغیبة للشیخ الطوسي: ۲۶۲

وَفِی کَمَالِ الدِّینِ عَنِ الرِّضَا (عَلَیْهِ السَّلاَمُ) أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ آبَائِهِ، أَنَّ النَّبِیَّ صلى الله عليه وآله قِیلَ لَهُ: یَا رَسُولَ اللهِ، مَتَی یَخْرُجُ الْقَائِمُ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ؟ فَقَالَ: مَثَلُهُ مَثَلُ السَّاعَةِ الَّتِی لاَیُجَلِّیهَا لِوَقْتِهَا إِلاَّ هُوَ، ثَقُلَتْ فِی السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، لاَتَأْتِیكُمْ إِلاَّ بَغْتَةً۔[1]

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: مجھے میرے والد نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے آباء سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت سے قائم کب خروج کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کی مثال قیامت کی گھڑی جیسی ہے، جسے اس کے وقت پر صرف اللہ ہی ظاہر کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بہت بھاری ہے، اور وہ تم پر اچانک ہی آجائے گی۔

اس باب میں احادیث بکثرت وارد ہوئی ہیں۔

تینتالیسواں وظیفہ: دشمنوں سے تقیہ کرنا

واجب تقیہ کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن ایسے موقع پر حق کو ظاہر کرنے سے رک جائے، جب اُسے اپنی جان، مال یا عزت کو عقلاً نقصان پہنچنے کا خوف ہو۔ لہٰذا ایسے وقت میں ظاہری طور پر اہل باطل کے ساتھ موافقت اختیار کرنا جائز ہے، لیکن دل سے ان کی مخالفت ضروری ہے۔ کمال الدین میں امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوا ہے:

لاَدِینَ لِمَنْ لاَوَرَعَ لَهُ، وَلاَإِیمَانَ لِمَنْ لاَتَقِیَّةَ لَهُ، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللهِ أَعْمَلُكُمْ بِالتَّقِیَّةِ۔

[1] کمال الدین: ۳۷۳/۲. اور آیت سورہ الاعراف: ۱۸۷ کی ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جس کے پاس پرہیز گاری نہیں، اس کا دین نہیں، اور جس کے پاس تقیہ نہیں، اس کا ایمان نہیں، اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقیہ پر عمل کرنے والا ہو۔

فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، إِلَى مَتَى؟ قَالَ: إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ، وَهُوَ يَوْمُ خُرُوجِ قَائِمِنَا أَهْلِ الْبَيْتِ، فَمَنْ تَرَكَ التَّقِيَّةَ قَبْلَ خُرُوجِ قَائِمِنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔[1]

عرض کیا گیا: اے فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کب تک واجب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقتِ معلوم تک اور وہ ہمارا قائم اہل بیت علیہم السلام کے ظہور کا دن ہے۔ پس جو شخص اس دن سے پہلے تقیہ ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

تقیہ کے وجوب پر احادیث بکثرت وارد ہوئی ہیں۔

نیز کتاب الاحتجاج میں امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول حدیث میں بھی اسی مطلب کی تاکید وارد ہوئی ہے۔ اس حدیث میں تین بار فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَتَرْكَ التَّقِيَّةِ، فَإِنَّ فِي ذٰلِكَ إِذْلَالَكُمْ وَسَفْكَ دِمَائِكُمْ وَدِمَاءِ الْمُؤْمِنِينَ...

خبر دار! تقیہ ترک نہ کرنا، کیونکہ اس میں تمہاری ذلت اور تمہارے اور مؤمنین کے خون بہنے کا خطرہ ہے۔۔۔

شیخ صدوقؒ نے خصال میں سندِ صحیح کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:

---

[1] کمال الدین: ۱/۳۷۱-۲۔

قِوَامُ الدِّينِ بِأَرْبَعَةٍ: بِعَالِمٍ نَاطِقٍ مُسْتَعْمِلٍ لَهُ، وَبِغَنِيٍّ لَا يَبْخَلُ بِفَضْلِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِ اللهِ، وَبِفَقِيرٍ لَا يَبِيعُ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ، وَبِجَاهِلٍ لَا يَتَكَبَّرُ عَنْ طَلَبِ الْعِلْمِ، فَإِذَا كَتَمَ الْعَالِمُ عِلْمَهُ، وَبَخِلَ الْغَنِيُّ بِمَالِهِ، وَبَاعَ الْفَقِيرُ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ، وَاسْتَكْبَرَ الْجَاهِلُ عَنْ طَلَبِ الْعِلْمِ، رَجَعَتِ الدُّنْيَا إِلَى وَرَائِهَا الْقَهْقَرَى، فَلَا تَغُرَّنَّكُمْ كَثْرَةُ الْمَسَاجِدِ وَأَجْسَادُ الْقَوْمِ مُخْتَلِفَةٌ۔

دین چار چیزوں پر قائم ہے[1]:

۱. ایسا عالم جو علم کے مطابق عمل کرتا ہو،
۲. ایسا مالدار جو اپنے مال کو دین والوں پر خرچ کرنے میں بخل نہ کرے،
۳. ایسا فقیر جو اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے نہ بیچے،
۴. اور ایسا جاہل جو علم حاصل کرنے سے تکبر نہ کرے۔

پس جب عالم اپنے علم کو چھپالے، مالدار اپنا مال روک لے، فقیر اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ دے اور جاہل علم حاصل کرنے سے تکبر کرے، تو دنیا پیچھے کی طرف لوٹ جائے گی (یعنی زوال پذیر ہوگی)، لہٰذا تمہیں مساجد کی کثرت اور لوگوں کی کثیر تعداد دھوکہ نہ دے۔

قِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كَيْفَ الْعَيْشُ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ؟ فَقَالَ: خَالِطُوهُمْ بِالْبَرَّانِيَّةِ، وَخَالِفُوهُمْ فِي الْبَاطِنِ، لِلْمَرْءِ مَا اكْتَسَبَ وَهُوَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ، وَانْتَظِرُوا مَعَ ذٰلِكَ الْفَرَجَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔[2]

عرض کیا گیا: اے امیر المؤمنین علیہ السلام! اس وقت کس طرح زندگی گزاریں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ظاہری طور پر ان سے میل جول رکھو اور باطنی طور پر ان کی مخالفت کرو، ہر انسان کے لئے وہی کچھ ہے جو اس

---

[1] یعنی دینِ اسلام کے احکام کا قیام ان چاروں (طبقوں) کے وجود پر موقوف ہے۔
[2] الخصال: ۱۹۷۔

نے کمایا، اور وہ انہی کے ساتھ ہو گا جن سے وہ محبت کرتا ہے، اور اس کے ساتھ اللہ عزوجل سے فرج کا انتظار کرو۔

اور اس باب میں بہت سی احادیث موجود ہیں، جن میں سے کچھ کا ذکر میں نے کتاب مکیال المکارم[1] میں کیا ہے۔

چوالیسواں وظیفہ: گناہوں سے حقیقی توبہ کرنا

اگرچہ گناہوں سے توبہ کرنا ہر زمانے میں واجب ہے، لیکن اس زمانۂ غیبت میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے، کیونکہ ہمارے گناہ ہی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت اور اس کے طولانی ہونے کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ بحار الانوار میں امیر المؤمنین علیہ السلام سے اور توقیعِ شریف میں جو کتاب احتجاج میں روایت ہوئی ہے، آیا ہے:

فَمَا يَحْبِسُنَا عَنْهُمْ إِلَّا مَا يَتَّصِلُ بِنَا مِمَّا نَكْرَهُهُ وَلَا نُؤْثِرُهُ مِنْهُمْ۔[2]

ہمیں ان (مؤمنین) سے صرف وہ چیز روکتی ہے جو ہم تک ان کی جانب سے پہنچتی ہے جو ہمیں ناپسند ہے اور جسے ہم ان کی طرف سے پسند نہیں کرتے۔

---

[1] مکیال المکارم: ۲-۲۸۴۔

[2] الاحتجاج: ۳۲۵/۲ وعنہ في البحار: ۱۷۷/۵۳

توبہ کا مطلب

گزشتہ گناہوں پر ندامت، آئندہ ان سے بچنے کا مصمم ارادہ، جو واجبات ادا نہیں ہوئے ان کی قضا، لوگوں کے حقوق کی ادائیگی، گناہوں کے سبب بدن پر چڑھے ہوئے گوشت کو پگھلانا (یعنی محنت اور مشقت سے عبادت کرنا)، اور اس قدر مشغولِ عبادت ہونا کہ معصیت کی لذت بھلا بیٹھنا۔

یہ چھ امور توبہ کے مکمل ہونے کی علامت ہیں، جیسا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام سے متعدد کتب میں مروی ہے۔

پس ہوشیار رہو اور یہ نہ کہو کہا اگرچہ میں توبہ کرلوں لیکن باقی لوگ تو توبہ نہیں کریں گے، لہٰذا امام عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت باقی رہے گی اور ظہور مؤخر ہو گا۔

میں کہتا ہوں: اگر سب کی نافرمانیاں امام عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کا سبب ہوں، تب بھی کم از کم تم ان میں شامل نہ ہو، کیونکہ ڈر ہے کہ کہیں تمہارا حال بھی ہارون رشید کے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو قید کرنے، مامون کے امام رضا علیہ السلام کو سرخس میں محبوس کرنے، اور متوکل کے امام علی نقی علیہ السلام کو سامرا میں قید کرنے جیسا نہ ہو جائے۔

پینتالیسواں وظیفہ: قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی تمنا کرتے وقت عافیت مانگنا

روضۃ الکافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے:

إِذَا تَمَنَّى أَحَدُكُمُ القَائِمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَلْيَتَمَنَّهُ فِي عَافِيَةٍ، فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّداً رَحْمَةً، وَيَبْعَثُ القَائِمَ نِقْمَةً۔[1]

[1] الکافي: ٨-٢٣٣ح ٣٠٦

تم میں سے جب کوئی شخص قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی تمنا کرے، تو عافیت کے ساتھ اس کی تمنا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا، اور قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کو انتقام لینے والا بنا کر بھیجے گا۔

میں عرض کرتا ہوں: یعنی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگو کہ تم قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہور اس حال میں پاؤ کہ ایمان پر قائم اور آخری زمانے کی گمراہیوں سے محفوظ ہو، تاکہ آپ عجل اللہ فرجہ الشریف کے انتقام کا نشانہ نہ بنو۔

چھیالیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی محبت کی طرف لوگوں کو بلانا

مؤمن کو چاہئے کہ لوگوں کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی محبت اور ان کے وجودِ مقدس کے فیوض وبرکات کی طرف رغبت دلائے، ان کے احسانات اور امت پر مہربانی کو بیان کرے اور خود بھی ایسے اعمال بجالائے جو امام عجل اللہ فرجہ الشریف کی محبت کو جذب کرنے کا سبب بنیں۔

سینتالیسواں وظیفہ: غیبت کے طویل عرصے کی وجہ سے دل کو سخت نہ ہونے دینا

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ۔[1]

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے جھک جائیں اور اس کے نازل کردہ حق کے لئے، اور وہ ان لوگوں جیسے نہ ہو جائیں جنہیں کتاب دی گئی تھی، پھر ان پر زمانہ طویل ہو گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے فاسق بن گئے۔

---

[1] سورہ حدید: ۱۶

تفسیر البرہان میں روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: (وَلاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ... وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ) فِي أَهْلِ زَمَانِ الغَيْبَةِ، ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلاَمُ): اِعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يُحْيِي الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔[1]

یہ آیت زمانۂ غیبت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا: جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرے گا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے مزید وضاحت فرمائی:

فِي مَعْنَى مَوْتِ الأَرْضِ: كُفْرُ أَهْلِهَا، وَالكَافِرُ مَيِّتٌ، يُحْيِيهَا اللهُ بِالقَائِمِ (عَلَيْهِ السَّلاَمُ)، فَيَعْدِلُ فِيهَا، فَيُحْيِي الأَرْضَ وَيُحْيِي أَهْلَهَا بَعْدَ مَوْتِهِمْ۔[2]

زمین کے مرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے باشندے کفر میں مبتلا ہو گئے ہوں، اور کافر مردہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے زمین کو زندہ کرے گا، وہ عدل قائم کریں گے، زمین اور اس کے مردہ باشندوں کو زندگی عطا فرمائیں گے۔

کمال الدین میں صحیح سند سے مروی ہے کہ: امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

لِلْقَائِمِ مِنَّا غَيْبَةٌ أَمَدُهَا طَوِيلٌ، كَأَنِّي بِالشِّيعَةِ يَجُولُونَ جَوَلاَنَ النَّعَمِ فِي غَيْبَتِهِ، يَطْلُبُونَ المَرْعَى فَلاَ يَجِدُونَهُ، أَلاَ فَمَنْ ثَبَتَ مِنْهُمْ عَلَى دِينِهِ، وَلَمْ يَقْسُ قَلْبُهُ لِطُولِ أَمَدِ غَيْبَةِ إِمَامِهِ، فَهُوَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ۔[3]

---

[1] البرہان: ۴/ ۲۹۱ ح ۱

[2] البرہان: ۴/ ۲۹۱ ح ۴

[3] کمال الدین: ۱/ ۳۰۳ ح ۱۴۔

ہمارے قائم ؑ کے لئے ایک طویل غیبت ہو گی، میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ شیعہ لوگ ادھر اُدھر بکریوں کی طرح چارہ تلاش کرتے پھریں گے، لیکن کچھ نہ پائیں گے۔ خبر دار! جو اپنے دین پر ثابت قدم رہے گا، اور امام ؑ کی غیبت کے طویل عرصے کے باعث اس کا دل سخت نہ ہو گا، وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہو گا۔

دل کی نرمی اور قساوت کے اسباب، اور ان کے علاج کی تاکید

میں عرض کرتا ہوں: اے مومنو! اے اپنے زمانے کے امام ؑ کے منتظرو! تمہارے دلوں کو بشارت ہو اور تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اس عظیم خوشخبری سے، جو تمام خوشخبریوں میں سب سے بڑی ہے، اور کوشش کرو کہ امام زمانہ ؑ کی غیبت کے زمانے میں تمہارے دل نرم اور قساوت سے پاک رہیں۔

اگر تم کہو کہ دل کی نرمی اور سختی ہمارے اختیار میں نہیں، تو میں کہوں گا: ہاں، تمہاری بات درست ہے، لیکن ان کے اسباب اور مقدمات تمہارے اختیار میں ہیں۔ یعنی تم ایسے اعمال انجام دے سکتے ہو جن سے تمہارے دل صاف اور نرم ہو جائیں، اور ایسے اعمال بھی انجام دے سکتے ہو جن سے دل سخت ہو جائیں۔ پس اگر تم دل کی سختی سے ڈرتے ہو تو ان امور سے بچو جو اس کا سبب بنتے ہیں اور ان اعمال کو لازم پکڑو جو دل کو نرم کرتے ہیں۔

جیسا کہ مجمع البیان میں مذکورہ آیت کے تحت فرمان معصوم علیہم السلام ذکر کیا گیا ہے:

فَغَلُظَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَالَ خُشُوعُهَا وَمَرَنُوا عَلَى الْمَعَاصِي۔[1]

پس ان کے دل سخت ہو گئے، خشوع زائل ہو گیا اور وہ گناہوں پر جمے رہے۔

---

[1] مجمع البیان: ۹۔۲۳۸۔

نیز امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُعَاقِبُ عَلَى ذَنْبٍ كَمَا يُعَاقِبُ عَلَى قَسْوَةِ الْقَلْبِ۔

بے شک اللہ تعالیٰ کسی گناہ پر اتنا سخت عذاب نہیں دیتا جتنا دل کی سختی پر دیتا ہے۔

اب میں یہاں بعض ایسے امور کی طرف اشارہ کرتا ہوں جنہیں میں نے کتب حدیث میں پایا اور اپنے نفس اور اپنے دینی بھائیوں کے لیے ذکر کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ سے توفیق کا طلبگار ہوں۔

وہ امور جو دل کو نرم اور پاکیزہ کرتے ہیں

۱. مجالس ذکر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف میں حاضر ہونا، ان کے فضائل، صفات اور مقامات کو سننا اور اہل بیت علیہم السلام کی نصیحتوں پر مشتمل وعظ کی محفلوں میں شریک ہونا، نیز قرآن مجید کی تلاوت میں تدبر اور غور و فکر کرنا۔

۲. علماء ربانی اور نیکو کاروں کی صحبت اختیار کرنا، ایسے افراد کی مجلس میں بیٹھنا جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجائے اور جن کے اقوال وافعال انسان کو آخرت کی طرف متوجہ کریں اور نیک اعمال کی طرف رغبت پیدا کریں۔

۳. قبور کی زیارت کرنا۔

۴. موت کو کثرت سے یاد کرنا۔

۵. یتیموں کے سروں پر دست شفقت رکھنا، ان سے محبت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

دل کی سختی کے اسباب

اور وہ امور جو دل کو سخت کرتے ہیں، ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

۱. اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ترک کرنا۔

۲. حرام غذا کھانا۔

۳. دنیادار لوگوں کی صحبت اختیار کرنا اور ان کی کثرت سے ملاقات کرنا۔

۴. پیٹ بھر جانے کے بعد کھانا۔

۵. بہت زیادہ قہقہہ لگانا۔

۶. کھانے اور پینے کے بارے میں کثرت سے سوچنا۔

۷. بے فائدہ باتوں میں مشغول رہنا جو آخرت میں نفع بخش نہیں۔

۸. لمبی امیدیں رکھنا۔

۹. نماز کو اوّل وقت پر ادا نہ کرنا۔

۱۰. گناہگاروں اور فاسقوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔

۱۱. ایسے کلام کو سننا جو آخرت کے لحاظ سے بے فائدہ ہو۔

۱۲. محض کھیل تماشے کے لئے شکار پر جانا۔

۱۳. دنیا کے امور میں سربراہی اور عہدوں کا طلبگار ہونا۔

۱۴. گھٹیا اور ذلیل مقامات کی طرف جانا۔

۱۵. عورتوں کی کثرت سے مجالست۔

۱۶. دنیاوی مال کی کثرت۔

۱۷. توبہ کو ترک کرنا۔

۱۸. موسیقی سننا۔

۱۹. نشہ آور مشروبات اور ہر حرام چیز کا پینا۔

۲۰. اہل علم کی مجالس میں حاضر نہ ہونا۔

یعنی ان محفلوں میں شریک نہ ہونا جہاں دلوں کو نرم کرنے والے اور انہیں پاکیزہ بنانے والے مضامین بیان کئے جاتے ہیں، جیسے کہ دینی احکام، احادیث، آئمہ طاہرین علیہم السلام کی نصیحتیں، امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حالات اور قرآن کی آیات، خصوصاً جب بیان کرنے والا عمل کے لحاظ سے اپنے قول کے مطابق ہو، کیونکہ اس وقت اس کا کلام سننے والوں کے دلوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔

چنانچہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً يُحْيِي فِيهِ أَمْرَنَا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ۔[1]

جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں ہمارے امر (دین) کو زندہ کیا جاتا ہو، اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن تمام دل مردہ ہوں گے۔

خلاصہ

اپنے دلوں کو نرم بناؤ اور دل کی سختی سے بچو؛ کیونکہ اگر دل سخت ہو جائے تو نصیحت اس پر اثر نہیں کرتی، اور انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اڑتالیسواں وظیفہ: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت پر اتفاق اور اجتماع

مومنین کے دلوں کا آپس میں متحد اور ہم آہنگ ہونا اور نصرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور ان کے عہد پر وفاداری کے لئے عہد کرنا ضروری ہے۔ اس بارے میں توقیع شریف میں جو حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی جانب سے شیخ مفیدؒ کو صادر ہوا اور جسے بزرگ عالم دین شیخ احمد بن ابی طالب طبرسیؒ نے کتاب الاحتجاج میں نقل کیا ہے، فرمایا گیا:

[1] أمالي الصدوق: ٦٨-المجلس ١٧ح ٤، وعنه في البحار: ٤٤-٢٧٨۔

100% HYGIENIC

Taste Where You Come First

Aiza

Food Centre

AIZA FOOD CENTRE

PROVIDES YOU HOME COOK HYGIENIC FOOD

FROZEN ITEMS

SAMOSA ITEMS	PC	DZN
Beef Samosa	47/-	560/-
Chicken Samosa	40/-	480/-
Chicken Aalo Box Patties	50/-	600/-
Chicken Nuggets	40/-	480/-
Chicken Vegtable Roll	40/-	480/-
Bar B.Q Roll	60/-	720/-
Chicken Sticks	85/-	1000/-
Chicken Kurkury	80/-	950/-
Chicken Cheese Ball	55/-	650/-

KABAB ITEMS	PC	DZN
Beef Shami Kabab	75/-	850/-
Chicken Shami Kabab	65/-	750/-
Beef Bohra Cutles	105/-	1200/-
Chicken Bohra Cutles	75/-	850/-
Chicken Aalo Cutles	55/-	600/-
Chapli Kabab	85/-	980/-
Seekh Kabab	70/-	800/-
Beef Kofta	105/-	1200/-

MURABAH	250 GM	KG
Plain Murabah	300/-	1200/-
Dry Fruit Murabah	350/-	1400/-

ROTI & PARHATAS	PC	6 PCS
Home Made Roti	20/-	120/-
Plain Parhata	50/-	300/-
Aalo Parahtas	110/-	660/-
Chicken Aalo Parhatas	150/-	900/-
Baisan ki Roti with Chatni	80/-	450/-
Jo Ki Roti	40/-	220/-

CHATNI	250 GM	KG
Imli ki Chatni	300/-	1200/-
Red Chatni	350/-	1400/-
Green Chatni	300/-	1200/-

ACHAAR ITEMS	250 GM	KG
Mix Keri ka Achaar	425/-	1700/-
Crushed Achaar	475/-	1900/-
Lashan ka Achaar	500/-	2000/-
Gajar ka Achaar (Sirka)	300/-	1200/-
Gajar ka Achaar (Masala)	350/-	1400/-

OTHERS	250 GM	KG
Fried Onion Pure	350/-	1400/-
Ginger Garlic Paste	350/-	1400/-

0323-2103948 0322-2824928

HOME MADE

RATES MAY VARY BASED ON MARKET CONDITIONS

HOME MADE

LOCATION

AFSHAN ARCADE TIME MEDICAL STORE, SOLDIER BAZAR #3, KARACHI

MI Traders

LOOKING FOR NEW TYRES?

JUST A CALL AWAY

DEALS IN NEW TYRES AND TUBES

CALL NOW!
+92 322 822 8411

MITRADERSTIRE

MAZ Automobile

Need a Car ?

Lets find a Perfect one for you

Deals in New & Used Cars

mazgroup14@gmail.com

CALL NOW!
+92 322 8228411

Address: Laiba homes Allama Iqbal Road P.E.C.H.S Block 2

وَلَوْ أَنَّ أَشْيَاعَنَا وَفَّقَهُمُ اللهُ لِطَاعَتِهِ عَلَى اجْتِمَاعٍ مِنَ الْقُلُوبِ فِي الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ عَلَيْهِمْ لَمَا تَأَخَّرَ عَنْهُمُ الْيُمْنُ بِلِقَائِنَا، وَلَتَعَجَّلَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ بِمُشَاهَدَتِنَا۔[1]

اگر ہمارے پیروکار اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ اپنے دلوں کو ہمارے عہد پر وفا کے لئے متحد کر لیتے تو ان سے ہماری ملاقات کی سعادت میں دیر نہ ہوتی، اور وہ ہماری زیارت کی خوش بختی سے جلدی مشرف ہو جاتے۔

انچاسواں وظیفہ: مالی حقوق کی ادائیگی میں اہتمام کرنا

ایسے مالی حقوق جیسے زکات، خمس اور امام ؑ کے حصے کی بروقت ادائیگی ضروری ہے، اور اگرچہ یہ ہر زمانے میں واجب ہے، لیکن غیبت کے دور میں اس کی خاص اہمیت ہے۔ اسی توقیع شریف میں امام زمانہ ؑ نے ارشاد فرمایا:

وَنَحْنُ نَعْهَدُ إِلَيْكَ... إِنَّهُ مَنِ اتَّقَى رَبَّهُ مِنْ إِخْوَانِكَ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجَ مِمَّا عَلَيْهِ إِلَى مُسْتَحِقِّهِ كَانَ آمِناً مِنَ الْفِتْنَةِ الْمُبْطِلَةِ وَمِحَنِهَا الْمُظْلِمَةِ الْمُضِلَّةِ، وَمَنْ بَخِلَ مِنْهُمْ بِمَا أَعَارَهُ اللهُ مِنْ نِعْمَتِهِ عَلَى مَنْ أَمَرَهُ بِصِلَتِهِ، فَإِنَّهُ يَكُونُ خَاسِراً بِذَلِكَ لِأُولَاهُ وَآخِرَتِهِ۔[2]

اور ہم تمہیں وصیت کرتے ہیں... جو شخص اپنے دینی بھائیوں میں سے اللہ سے ڈرے اور جو کچھ اس پر لازم ہے اسے مستحق تک پہنچا دے، وہ فتنوں اور گمراہ کن آزمائشوں سے محفوظ رہے گا، اور جو شخص بخل کرے اور اللہ کی دی ہوئی نعمت کو ان تک نہ پہنچائے جن تک پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے، وہ دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہوگا۔

---

[1] الاحتجاج: ۲/۳۲۵۔

[2] الاحتجاج: ۲/۳۲۵۔

تنبیہ

یہ جاننا ضروری ہے کہ مالی حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ ہر شخص سال میں ایک مرتبہ کچھ مال امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرے۔ یہ امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے واجب خمس کے علاوہ ایک مستقل عمل ہے؛ کیونکہ خمس کی مخصوص شرائط اور مصارف ہوتے ہیں، لیکن یہ عمل یعنی ہدیہ دینا عام ہے، خواہ دینے والا فقیر ہو یا غنی، ہر حال میں اس کے ذمے ہے کہ اپنی محبت اور ولاء کا اظہار کرتے ہوئے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے سالانہ کچھ نہ کچھ پیش کرے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مفضل بن عمر کی روایت (بحار الانوار اور البرہان میں مروی ہے) مفضل بن عمر کہتے ہیں:

دخلتُ علی أَبِی عَبْدِ اللهِ (علیه السلام) یَوماً وَمَعِی شَیْءٌ، فَوَضَعْتُهُ بَیْنَ یَدَیْهِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟

میں ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے پاس کچھ مال تھا، میں نے وہ آپ علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا۔

فَقُلْتُ: هَذِهِ صِلَةُ مَوَالِیكَ وَعَبِیدِكَ۔

میں نے عرض کیا: یہ آپ علیہ السلام کے موالی اور غلاموں کی طرف سے تحفہ (نذرانہ) ہے۔

فَقَالَ لِی: یَا مُفَضَّلُ، إِنِّی لَا أَقْبَلُ ذٰلِكَ وَمَا أَقْبَلُ مِنْ حَاجَةٍ بِی إِلَیْهِ، وَمَا أَقْبَلُهُ إِلَّا لِیَزْكُوا بِهِ۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! میں اس مال کو اس لئے قبول نہیں کرتا کہ مجھے اس کی حاجت ہے، بلکہ اس لئے قبول کرتا ہوں تاکہ دینے والے اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کریں۔

ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِی یَقُولُ: مَنْ مَضَتْ لَهُ سَنَةٌ وَلَمْ یَصِلْنَا مِنْ مَالِهِ، قَلَّ أَوْ كَثُرَ، لَمْ یَنْظُرِ اللهُ إِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، إِلَّا أَنْ یَعْفُوَ اللهُ عَنْهُ۔

پھر فرمایا: میں نے اپنے والد (امام باقر علیہ السلام) کو فرماتے سنا: جس شخص کا ایک سال گزر جائے اور وہ ہمارے پاس اپنے مال میں سے کچھ بھی نہ پہنچائے، خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا، مگر یہ کہ اللہ خود اس سے در گزر فرمائے۔

پھر آپ علیہ السلام نے آیتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ[1]

تم نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ نہ کرو۔

دوسری حدیث: امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک اور موقع پر آیت کے متعلق فرمایا:

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ...

جو لوگ ان چیزوں کو جوڑتے ہیں جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔۔۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا:

هُوَ صِلَةُ الْإِمَامِ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِمَّا قَلَّ أَوْ كَثُرَ۔

یہ ہر سال امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے مالی نذرانہ ہے، خواہ کم ہو یا زیادہ۔

پھر فرمایا:

وَمَا أُرِيدُ بِذٰلِكَ إِلَّا تَزْكِيَتُكُمْ۔[2]

میں یہ سب تمہاری پاکیزگی کے لئے چاہتا ہوں۔

---

[1] روایت کا ماخذ البحار: ۹۶/۲۱۶۔ البرھان: ۱/۲۹۷۔ اور آیت کا نشان آل عمران: ۹۲ ہے۔

[2] روایت کا ماخذ البحار: ۹۶/۲۱۶۔ البرھان: ۱/۲۹۷۔ اور آیت کا نشان رعد: ۲۱ ہے۔

تیسری حدیث: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لَا تَدَعُوا صِلَةَ آلِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ و آلہ) مِنْ أَمْوَالِكُمْ۔

اپنے مال سے آل محمد علیہم السلام کے ساتھ صلہ کو ترک نہ کرو۔

مَنْ كَانَ غَنِيّاً فَعَلَى قَدْرِ غِنَاهُ، وَمَنْ كَانَ فَقِيراً فَعَلَى قَدْرِ فَقْرِهِ۔

جو غنی ہو، اپنی حیثیت کے مطابق دے اور جو فقیر ہو وہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق دے۔

وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ اللهُ الْحَوَائِجَ إِلَيْهِ، فَلْيَصِلْ آلَ مُحَمَّدٍ وَشِيعَتَهُمْ بِأَحْوَجِ مَا يَكُونُ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ۔[1]

اور جو چاہتا ہے کہ اللہ اس کی حاجات کو پورا کرے، وہ آل محمد علیہم السلام اور ان کے شیعوں کو ان کے سب سے زیادہ حاجت کے وقت اپنے مال میں سے دے۔

چوتھی حدیث: جو کتاب الفقیہ میں نقل ہوئی ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

دِرْهَمٌ يُوصَلُ بِهِ الإِمَامُ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ أَلْفِ دِرْهَمٍ فِي غَيْرِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ۔[2]

جو درہم امام عجل اللہ فرجہ الشریف تک پہنچایا جائے وہ راہِ خدا میں خرچ کئے گئے ہزار ہزار (دس لاکھ) درہم سے بھی افضل ہے۔

میں عرض کرتا ہوں: میں نے خواب میں ایک جلیل القدر شخصیت کو یہ کہتے ہوئے سنا:

المؤمنُ الذی یُخرِجُ شیئاً مِنْ مالِہِ صِلَۃً للإمامِ فی زمانِ غیبتِہِ ثوابُہُ أَلْفُ مَرَّۃٍ ومَرَّۃٍ مِمَّنْ یُقَدِّمُہُ إِلَی الإمامِ فی زمانِ ظھورِہِ وحُضورِہِ۔

---

[1] البحار: ۹۶/ ۲۱۶ ح ۶

[2] الفقیہ: ۲/ ۴۲۔

جو مؤمن غیبت کے زمانے میں امام عجل اللہ فرجہ الشریف کو نذرانہ کے طور پر کچھ دیتا ہے، اس کا ثواب اس سے ہزار گنا زیادہ ہے جو امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے زمانے میں دے گا۔

اکیانوے (۵۱) وظیفے میں ایک ایسی حدیث ذکر ہو گی جو اس خواب کی تائید ہے۔

یہ بات مخفی نہیں کہ اس زمانے میں، جب ہمارے امام عجل اللہ فرجہ الشریف پردۂ غیبت میں ہیں، مؤمن کی طرف سے اُن کی خدمت میں پیش کیا جانے والا مال اس طرح صرف کیا جانا چاہیے جو اُن کی رضامندی کا باعث ہو۔ مثلاً: ایسا مال اُن کتب کی طباعت پر خرچ کیا جائے جو امام عجل اللہ فرجہ الشریف سے متعلق ہوں، یا اُن محافل و مجالس کے انعقاد میں جہاں اُن کے فضائل و اخلاق کا تذکرہ کیا جاتا ہو، یا اُسے اُن کے محبّین کو ہدیہ کے عنوان سے پیش کیا جائے۔ اسی طرح اہم سے اہم تر کو مقدم رکھتے ہوئے اس مال کو خرچ کرنا بہتر ہے، اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

حقوق مالیہ میں سے ایک اور اہم حق: صلہ رحم: رشتہ داروں سے تعلق جوڑنا، پڑوسی کی مدد کرنا، یہاں تک کہ گھریلو ضروریات جیسا کہ برتن، چراغ وغیرہ انہیں عاریتاً دینا، یا اگر وہ معمولی قیمت والی اشیاء مثلاً نمک، مصالحہ جات وغیرہ کے محتاج ہوں تو اُنہیں تحفہ دینا، ان سب امور کو شامل کرتا ہے۔

پچاسواں وظیفہ: مرابطہ (سرحدوں کی نگہبانی)

جان لیجئے کہ مرابطہ دو قسم پر ہے:

پہلی قسم: وہ ہے جسے فقہاء نے کتابِ جہاد میں ذکر فرمایا ہے۔ یعنی مؤمن سرحدی علاقوں (ثغور) میں قیام کرے اور اپنی سواری کو کفار کے قریب باندھ کر رکھے تاکہ اگر کفار مسلمانوں پر حملے کا ارادہ کریں تو وہ مسلمانوں کو باخبر کر سکے یا حملہ کی صورت میں ان کا دفاع کرے۔ یہ عمل، خواہ زمانۂ حضورِ امام عجل اللہ فرجہ الشریف ہو یا

غیبت کا دور، مستحب مؤکد شمار کیا گیا ہے، جیسا کہ علامہ جلیل قدس سرہ نے "الإرشاد" میں اور شہید ثانی قدس سرہ نے "الروضۃ" میں ذکر فرمایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ۔[1]

ہر مردہ کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے، سوائے اس شخص کے جو راہِ خدا میں مرابط (نگہبان) ہو، اس کے اعمال قیامت تک بڑھتے رہتے ہیں اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔

ایک اور حدیث جو "الجواھر" میں "المنتھی" کے حوالہ سے نقل ہوئی، یوں ہے:

رِبَاطُ الْخَيْلِ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ۔[2]

راہِ خدا میں ایک رات گھوڑے کو باندھ کر رکھنا، ایک ماہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے۔

مرابطہ (سرحدوں کی نگہبانی) کی پہلی قسم کے لئے دو شرطیں ہیں:

۱. سرحدی علاقہ میں قیام: یہ قیام اس لئے ہو کہ بلاد اسلامیہ اور شریعتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اغیار کے حملوں اور تجاوزات سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی وجہ سے علماء نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص خود اس مقام پر قیام نہ کر سکے تو لازم ہے کہ اپنی طرف سے کسی اور کو وہاں پر متعین کر دے۔

---

[1] المنتھی: ۲/۹۰۲۔

[2] جواہر الکلام مجلد الحج والجہاد ص ۵۵۵. وا لمنتھی: ۲، ۹۰۲

۲. مدتِ قیام: جیسا کہ ''الارشاد'' اور دیگر کتب میں مذکور ہے، مرابطہ کے لئے کم از کم قیام تین دن اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔ اگر کوئی اس مدت سے زائد قیام کرے تو وہ مجاہدین میں شمار کیا جائے گا اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کا ثواب پائے گا۔

دوسری قسم: مرابطہ برائے انتظار ظہور امام عجل اللہ فرجہ الشریف

یہ وہ مرابطہ ہے جس میں مؤمن اپنے گھوڑے اور ہتھیار کو امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت اُن کی نصرت کے لئے تیار رکھے۔ یہ مرابطہ کسی معین زمان و مکان کا محتاج نہیں، بلکہ دائمی اور ہمہ وقتی ہے۔ اس کی فضیلت کے ضمن میں ''روضۃ الکافی'' میں ابوعبد اللہ الجعفی رضوان اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَيْفَ الرِّبَاطُ عِنْدَكُمْ؟ قُلْتُ: أَرْبَعُونَ. فَقَالَ: لٰكِنْ رِبَاطُنَا رِبَاطُ الدَّهْرِ، وَمَنْ رَبَطَ فِينَا دَابَّةً كَانَ لَهُ وِزْنُهَا وَوِزْنُ وَزْنِهَا مَا كَانَتْ عِنْدَهُ، وَمَنْ رَبَطَ فِينَا سِلَاحاً كَانَ لَهُ وِزْنُهُ مَا كَانَ عِنْدَهُ، لَا تَجْزَعُوا مِنْ مَرَّةٍ وَلَا مِنْ مَرَّتَيْنِ وَلَا مِنْ ثَلَاثٍ وَلَا مِنْ أَرْبَعٍ، فَإِنَّمَا مَثَلُنَا وَمَثَلُكُمْ مَثَلُ نَبِيٍّ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ أَنِ ادْعُ قَوْمَكَ إِلَى الْقِتَالِ فَإِنِّي سَأَنْصُرُكَ، فَجَمَعَهُمْ مِنْ رُءُوسِ الْجِبَالِ وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَوَجَّهَ بِهِمْ فَمَا ضَرَبُوا بِسَيْفٍ وَلَا طَعَنُوا بِرُمْحٍ حَتَّى انْهَزَمُوا، ثُمَّ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنِ ادْعُ قَوْمَكَ إِلَى الْقِتَالِ فَإِنِّي سَأَنْصُرُكَ، فَدَعَا فَقَالُوا: وَعَدْتَنَا النَّصْرَ فَمَا نُصِرْنَا، فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: إِمَّا أَنْ يَخْتَارُوا الْقِتَالَ أَوِ النَّارَ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، الْقِتَالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ النَّارِ، فَدَعَاهُمْ فَأَجَابَهُ مِنْهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ، عِدَّةُ أَهْلِ بَدْرٍ، فَتَوَجَّهَ بِهِمْ، فَمَا ضَرَبُوا بِسَيْفٍ وَلَا طَعَنُوا بِرُمْحٍ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ۔[1]

---

[1] روضۃ الکافی: ص ۳۸۱ و مکیال المکارم ج ۲ ص ۴۲۳ و ۴۲۴۔

ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا: تمہارے یہاں مرابطہ کتنے دنوں کا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: چالیس دن۔

فرمایا: لیکن ہمارا مرابطہ دائمی ہے۔ جو کوئی ہم اہل بیت علیہم السلام کی راہ میں اپنی سواری کو تیار رکھے، اس کے لئے اس سواری کے وزن اور دگنے وزن کے برابر ثواب ہے جب تک وہ اس کے پاس رہے۔ اور جو کوئی ہم اہل بیت علیہم السلام کے لئے اسلحہ مہیا رکھے، اس کے لئے بھی یہی اجر ہے جب تک وہ اس کے پاس رہے۔

پھر فرمایا: مایوس نہ ہو، نہ ایک بار، نہ دو بار، نہ تین اور نہ چار بار۔

ہماری اور تمہاری مثال بنی اسرائیل کے درمیان ایک نبی علیہ السلام کی سی ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اپنی قوم کو قتال کی دعوت دیں، اور فتح کی بشارت دی۔ انہوں نے لوگوں کو بلایا، وہ جمع ہوئے، مگر بغیر لڑے ہی پسپا ہو گئے۔ پھر دوبارہ حکم دیا گیا، دوبارہ بلایا گیا، لیکن وہی کیفیت رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یا قتال یا آگ (یعنی جہنم)، تو نبی علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! قتال مجھے آگ سے زیادہ محبوب ہے۔

پس انہوں نے بلایا تو تین سو تیرہ افراد، جو بدر کے اصحاب کے مساوی تھے، لبیک کہہ کر نکلے، اور اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی حالانکہ انہوں نے نہ تلوار چلائی، نہ نیزہ مارا۔

علامہ مجلسی قدس سرہ نے اس فرمان "رِبَاطُنَا رِبَاطُ الدَّهْرِ" کی شرح میں فرمایا:

یعنی شیعہ پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو امامِ برحق عجل اللہ فرجہ الشریف کی اطاعت اور ظہور کے انتظار میں باندھ کر رکھیں اور ہر وقت اُن کی نصرت کے لئے آمادہ رہیں۔

نیز اس قول "كَانَ لَهُ وِزْنُهُ..." کے متعلق فرمایا:

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص روزانہ اس سواری کے وزن کے دگنے کے برابر سونے اور چاندی کے صدقہ کے اجر کا مستحق ہوتا ہے...یا یہ کہ اسے دگنا ثواب ملتا ہے۔ اور اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

اس باب میں دیگر احادیث بھی وارد ہوئی ہیں، جنہیں میں نے اپنی کتاب مکیال المکارم[1] کے دوسرے حصے کے آخر میں ذکر کیا ہے۔

اکیاونواں (۵۱) وظیفہ

یہ ہے کہ عمدہ صفات کو اپنانے، اخلاقِ کریمانہ کو اختیار کرنے، طاعات و عباداتِ شرعیہ کو ادا کرنے اور ان معاصی و گناہوں سے بچنے میں خاص توجہ دی جائے جن سے شریعتِ مقدسہ نے روکا ہے؛ کیونکہ زمانۂ غیبتِ امام عجل اللہ فرجہ الشریف میں ان امور کی رعایت زمانۂ ظہور کے مقابلے میں کہیں زیادہ دشوار ہے، اس لئے کہ فتنے بہت بڑھ چکے ہیں، گمراہی پھیلانے والے ملحدین اور مؤمنین کو شک و شبہ میں ڈالنے والے افراد بکثرت ہو چکے ہیں۔ اسی مناسبت سے حدیثِ نبوی شریف میں آیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، وَاعْلَمْ أَنَّ أَعْجَبَ النَّاسِ إِيمَاناً وَأَعْظَمَهُمْ يَقِيناً قَوْمٌ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، لَمْ يُدْرِكُوا النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وَحُجِبَ عَنْهُم، فَآمَنُوا بِسَوَادٍ عَلَى بَيَاضٍ۔[2]

اے علی علیہ السلام! جان لو کہ سب لوگوں میں سب سے زیادہ تعجب خیز ایمان اور سب سے بلند مرتبہ یقین رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو آخری زمانہ میں ہوں گے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں پائیں گے اور اُن سے پردہ کیا گیا ہو گا، مگر پھر بھی وہ سفید کاغذ پر سیاہ تحریر (یعنی قرآن واحادیث) پر ایمان لے آئیں گے۔

---

[1] مکیال المکارم: ج ۲- ص ۴۲۳ و ۴۲۴- روضۃ الکافیۃ: ص ۳۸۱- صفحۃ ۴۲۳ و ۴۲۴۔

[2] کمال الدین: ج ۱- ص ۲۸۸- ح ۸.

بحار الانوار میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَصْحابِ القائِمِ فَلْيَنْتَظِرْ، وَلْيَعْمَلْ بِالْوَرَعِ وَمَحاسِنِ الأَخْلاقِ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ، فَإِنْ ماتَ وَقامَ القائِمُ بَعْدَهُ كانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ أَدْرَكَهُ۔[1]

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب میں شامل ہو تو اُسے چاہیے کہ منتظر رہے، پرہیز گاری اختیار کرے، اور حسنِ اخلاق کے ساتھ زندگی بسر کرے جبکہ وہ انتظار میں ہو۔ پس اگر وہ اسی حال میں وفات پا جائے اور قائم عجل اللہ فرجہ الشریف اُس کے بعد قیام فرمائیں تو اُسے ویسا ہی اجر عطا کیا جائے گا جیسا اُس شخص کو ملے گا جو قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت اُن کے ساتھ ہو گا۔

نیز "الکافی" میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

وَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلاةً فَرِيضَةً وَحْدَهُ مُسْتَتِراً بِها مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِها فَأَتَمَّها كَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ خَمْساً وَعِشْرِينَ صَلاةً فَرِيضَةً وَحْدانِيَّةً، وَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلاةً نافِلَةً لِوَقْتِها فَأَتَمَّها كَتَبَ اللهُ لَهُ بِها عَشْرَ صَلَواتٍ نَوافِلَ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ حَسَنَةً كَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِها عِشْرِينَ حَسَنَةً، وَيُضاعِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَسَناتِ الْمُؤْمِنِ مِنْكُمْ إِذا أَحْسَنَ أَعْمالَهُ وَدانَ بِالتَّقِيَّةِ عَلى دِينِهِ وَإِمامِهِ وَنَفْسِهِ وَأَمْسَكَ مِنْ لِسانِهِ أَضْعافاً مُضاعَفَةً، إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ كَرِيمٌ۔[2]

تم میں سے جو شخص تنہائی میں اپنے دشمن سے چھپ کر فرض نماز اپنے وقت پر ادا کرے اور اُسے مکمل بجالائے، اللہ عزوجل اُس کے لئے پچیس فرض نمازوں کا اجر لکھتا ہے۔ اور تم میں سے جو شخص نفل نماز وقت پر ادا کرے اور اُسے مکمل کرے، اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دس نفل نمازوں کا ثواب لکھتا ہے۔ اور تم

[1] البحار: ۱۴۰۵۲

[2] الکافي: ۱/ ۳۳۳

میں سے جو نیکی کرے، اللہ عزوجل اُس کے لئے بیس نیکیاں لکھتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ مؤمن کے نیک اعمال کو، جب وہ اعمال کو عمدہ بنائے، اپنے دین، اپنے امامؑ اور اپنی جان کے تحفظ کے لئے تقیہ اختیار کرے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھے، کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کریم ہے۔

اللہ جل شانہ نے قرآنِ مجید میں فرمایا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۔[1]

اور (مشرکین کے) ان معبودوں کو برا نہ کہو جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ وہ دشمنی اور جہالت سے اللہ کو برا کہنے لگیں۔

اگر کوئی کہے کہ اس زمانے میں جب ہمارا امام عجل اللہ فرجہ الشریف غائب ہیں، ہم تقیہ کے ذریعے اُن کی حفاظت کیسے کریں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اکثر اوقات تقیہ کی جگہوں پر اس کی رعایت نہیں کی جاتی، چنانچہ دشمنوں کے سامنے امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں بدگوئی ہوتی ہے، وہ نازیبا الفاظ کہتے ہیں اور ان الفاظ کو دہرانا اُن کے لئے ممکن ہوتا ہے، جو امام عجل اللہ فرجہ الشریف کی عدم حفاظت کا باعث بنتے ہیں۔ چنانچہ تقیہ کا ترک کرنا درحقیقت اُن کی حرمت کی حفاظت نہ کرنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم فرمایا ہے کہ دشمنوں کے معبودوں کو برا نہ کہو؛ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کو برا نہ کہیں۔ اس باب میں احادیث بکثرت وارد ہوئی ہیں۔

---

[1] الأنعام:۱۰۸

باونواں (۵۲) وظیفہ

یہ ہے کہ دعائے ندبہ کی قرأت کی جائے، جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متعلق ہے، اور یہ عمل روز جمعہ، عید غدیر، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں توجہ، خضوع اور گریہ وزاری کے ساتھ انجام دیا جائے، جیسا کہ "زاد المعاد" میں ذکر ہوا ہے۔

تیرپنواں (۵۳) وظیفہ

یہ ہے کہ روز جمعہ میں، جو مخصوص طور پر امام عجل اللہ فرجہ الشریف سے منسوب ہیں، خود کو اُن کا مہمان سمجھا جائے اور ان کی زیارت کے لئے وہ کلمات پڑھے جائیں جو سید ابن طاووس قدس سرہ نے اپنی کتاب "جمال الاسبوع" میں ذکر فرمائے ہیں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللهِ فِي خَلْقِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللهِ الَّذِي يَهْتَدِي بِهِ الْمُهْتَدُونَ وَيُفَرَّجُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَائِفُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ النَّجَاةِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيَاةِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُورِ الْأَمْرِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ، أَنَا مَوْلَاكَ، عَارِفٌ بِأُولَاكَ وَآخِرَاكَ، أَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِكَ وَبِآلِ بَيْتِكَ، وَأَنْتَظِرُ ظُهُورَكَ وَظُهُورَ الْحَقِّ عَلَى يَدَيْكَ، وَأَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ يَجْعَلَنِي مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ لَكَ وَالتَّابِعِينَ وَالنَّاصِرِينَ لَكَ عَلَى أَعْدَائِكَ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِي جُمْلَةِ أَوْلِيَائِكَ، يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ، هَذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيهِ ظُهُورُكَ وَالْفَرَجُ فِيهِ لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَى يَدَيْكَ، وَقَتْلُ الْكَافِرِينَ بِسَيْفِكَ، وَأَنَا يَا

BEST FROZEN FOOD IN TOWN
PRINCE POPPY
KITCHEN & BBQ
PRINCE POPPY
Catering Services
Make Your Occasion Unforgettable
WEDDING CELEBRATIONS
BIRTHDAY CELEBRATIONS
CORPORATE EVENTS
FAMILY GATHERINGS
SEMINARS & WORKSHOPS
PICNIC & PARTIES
LUNCHEONS & GALAS
ISLAMIC EVENTS
OUR CATERING OFFERS
CUSTOMIZABLE MENU | FRESH, TOP-QUALITY INGREDIENTS | BEVERAGE PACKAGES
Yummilicios food coming directly from our cooking experts it will surely make you ask for more..
M. ABBAS BHOJANI
92 311 3911 052
SHARAFAT HUSSAIN BHOJANI
92 300 3004 710
OFFICE ADDRESS: BEHIND BANK AL-HABIB, SOLDIER BAZAR NO.3, KARACHI.
FACEBOOK/PRINCECATERERS21

PUNJATAN TABARRUKAT CENTRE

House of Largets Quality Tabarrukat with Worldwide Delivery

/PUNJATANTABARUKAT /OFFICIAL.PUNJATAN WWW.PUNJATAN.COM +92333-2352775

مَوْلَايَ فِيهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ، وَأَنْتَ يَا مَوْلَايَ كَرِيمٌ مِنْ أَوْلَادِ الْكِرَامِ، وَمَأْمُورٌ بِالضِّيَافَةِ وَالإِجَارَةِ، فَأَضِفْنِي وَأَجِرْنِي، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ۔[1]

سلام ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر، اے اللہ کی حجت اُس کی زمین میں! سلام ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر، اے اللہ کی آنکھ اُس کی مخلوق میں! سلام ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر، اے اللہ کے نور جس کے ذریعے ہدایت یافتگان راہ پاتے ہیں اور مؤمنین کو کشادگی نصیب ہوتی ہے۔ سلام ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر، اے باادب اور خوف رکھنے والے! سلام ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر، اے ولی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف وخیر خواہ! سلام ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر، اے نجات کی کشتی! سلام ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر، اے چشمِ حیات! سلام ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر، درود ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر اور آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی پاک وطیب اہل بیت علیہم السلام پر! سلام ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر، اللہ جلد آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لئے اُس نصرت اور امر ظہور کو لائے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

سلام ہو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر، اے میرے مولا عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف! میں آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا غلام ہوں، آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے آغاز وانجام کا عرفان رکھنے والا ہوں، اللہ کی بارگاہ میں آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے اہل بیت علیہم السلام کے ذریعے قرب حاصل کرتا ہوں، اور آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور اور آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہاتھوں حق کے ظاہر ہونے کا منتظر ہوں۔ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات نازل فرمائے، اور مجھے آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے منتظرین، تابعین، مددگاروں اور آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دشمنوں کے خلاف شہید ہونے والوں میں قرار دے، آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دوستوں کے زمرے میں شامل فرمائے۔ اے میرے مولا عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، اے صاحب الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف! اللہ کا درود آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے اہل بیت علیہم السلام پر ہوں۔ یہ جمعہ کا دن ہے، جو آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہی کا دن ہے، اس دن آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی امید ہے، مؤمنین کے لئے آپ کے ہاتھوں کشادگی کی توقع ہے، اور کافروں کے آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی تلوار سے قتل ہونے کی آرزو ہے۔ میں، اے میرے مولا عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، آج کے دن آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا مہمان اور آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی پناہ میں ہوں، اور آپ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کریم ہیں، کریموں عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی اولاد

---

[1] جمال الأسبوع: ۲۷۔

سے، اور مہمان نوازی وپناہ دینے پر مامور ہیں۔ پس مجھ کو مہمانی عطا فرمائیے اور مجھے امان دیجیے، درود ہو آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے پاک اہل بیت علیہم السلام پر۔

چونواں (۵۴) وظیفہ

یہ ہے کہ "کمال الدین" اور "جمال الاسبوع" میں معتبر اور صحیح اسناد کے ساتھ شیخ جلیل القدر، موردِ اعتماد، عثمان بن سعید العمری رضوان اللہ علیہ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے اس دعا کے پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ شیعوں پر لازم ہے کہ زمانۂ غیبت میں اس دعا کو پڑھیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ بزرگ شیخؒ، غیبت صغریٰ کے دور میں نائبِ اول تھے اور ان کے تمام اوامر صاحب الامر علیہ السلام کی جانب سے صادر ہوتے تھے، روحی لہ الفداء۔ پس جب بھی توفیقِ توجہ میسر ہو، اس دعا کو ضرور پڑھنا چاہیے، خاص طور پر جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد۔ جیسا کہ سید جلیل علی بن طاؤس قدس سرہ نے "جمال الاسبوع" میں فرمایا: "اگر تم کسی عذر کی وجہ سے عصر کے بعد کے دیگر اذکار سے قاصر ہو جاؤ تو بھی اس دعا کو ہرگز ترک نہ کرو؛ کیونکہ ہم نے اس کی فضیلت کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے پہچانا ہے، پس اسی پر اعتماد کرو۔"

اس عبارت سے سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ دعا حضرت صاحب الامر ﷺ کی طرف سے سید علی بن طاؤس قدس سرہ تک پہنچی، اور یہ بات سیدؒ کے بلند مرتبہ کے پیش نظر بعید نہیں۔ یہ دعا درج ذیل ہے:

اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْكَ وَلَمْ أَعْرِفْ رَسُولَكَ۔

اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ۔

اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي۔

اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي۔

اللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِي بِوِلَايَةِ مَنْ فَرَضْتَ طَاعَتَهُ عَلَيَّ مِنْ وُلَاةِ أَمْرِكَ بَعْدَ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، حَتَّى وَالَيْتُ وُلَاةَ أَمْرِكَ، أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، وَعَلِيّاً، وَمُحَمَّداً، وَجَعْفَراً، وَمُوسَى، وَعَلِيّاً، وَمُحَمَّداً، وَعَلِيّاً، وَالْحَسَنَ، وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

اے اللہ! مجھے اپنی معرفت عطا فرما، کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنی معرفت نہ دی تو میں تجھے نہ پہچان سکوں گا اور نہ تیرے رسول ﷺ کو۔

اے اللہ! مجھے اپنے رسول ﷺ کی معرفت عطا فرما؛ کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنے رسول ﷺ کی معرفت نہ دی تو میں تیری حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کو نہ پہچان سکوں گا۔

اے اللہ! مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما؛ کیونکہ اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت نہ دی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

اے اللہ! مجھے جہالت کی موت نہ دینا اور میرے دل کو ہدایت کے بعد کج نہ کرنا۔

اے اللہ! جس طرح تو نے مجھے اپنے ان اولیاء علیہم السلام کی ولایت کی ہدایت دی جن کی اطاعت تو نے میرے اوپر واجب کی ہے، اپنے رسول ﷺ کے بعد یہاں تک کہ میں نے تیرے اولیاء کی ولایت کو قبول کیا یعنی امیر المؤمنین علیہ السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام، علی علیہ السلام، محمد علیہ السلام، جعفر علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، علی علیہ السلام، محمد علیہ السلام، علی علیہ السلام، حسن علیہ السلام اور حجت قائم مہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین، پس (اسی طرح) مجھے ثابت قدمی اور معرفت عطا فرما۔

اللّٰهُمَّ فَثَبِّتْنِي عَلَى دِينِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَلَيِّنْ قَلْبِي لِوَلِيِّ أَمْرِكَ وَعَافِنِي مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهِ خَلْقَكَ وَثَبِّتْنِي عَلَى طَاعَةِ وَلِيِّ أَمْرِكَ الَّذِي سَتَرْتَهُ عَنْ خَلْقِكَ، فَبِإِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِيَّتِكَ، وَأَمْرَكَ يَنْتَظِرُ، وَأَنْتَ الْعَالِمُ غَيْرُ مُعَلَّمٍ بِالْوَقْتِ الَّذِي فِيهِ صَلَاحُ أَمْرِ وَلِيِّكَ فِي الْإِذْنِ لَهُ بِإِظْهَارِ أَمْرِهِ وَكَشْفِ سِتْرِهِ، فَصَبِّرْنِي

عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ، وَلَا أَكْشِفَ عَمَّا سَتَرْتَ، وَلَا أَبْحَثَ عَمَّا كَتَمْتَ، وَلَا أُنَازِعَكَ فِي تَدْبِيرِكَ، وَلَا أَقُولَ لِمَ وَكَيْفَ وَمَا بَالُ وَلِيِّ الْأَمْرِ لَا يَظْهَرُ وَقَدِ امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ، وَأُفَوِّضُ أُمُورِي كُلَّهَا إِلَيْكَ۔

اے اللہ! مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ، اپنی اطاعت کے لئے میرا استعمال فرما، میرے دل کو اپنے ولی امرؑ کے لئے نرم کر دے، اور مجھے اُن آزمائشوں سے سلامت رکھ جن میں تو نے اپنی مخلوق کو مبتلا کیا ہے، مجھے اپنے ولی امرؑ کی اطاعت پر ثابت قدم رکھ، اُس ولی امرؑ پر جسے تو نے اپنی مخلوق سے پوشیدہ کر دیا ہے، پس وہ تیرے حکم سے غائب ہے، اور تیرے حکم کا منتظر ہے۔ تو ہی اُس وقت کو جاننے والا ہے جس میں تیرے ولیؑ کے ظہور اور پردہ اٹھانے میں مصلحت ہے۔ پس مجھے اس وقت تک صبر دے کہ میں نہ تو اس کی جلدی کو پسند کروں جسے تو نے مؤخر کیا ہے اور نہ اُس کی تاخیر کو ناپسند کروں جسے تو نے جلدی کیا ہے، اور نہ میں اُس چیز کے بارے میں سوال کروں جسے تو نے چھپا رکھا ہے، اور نہ اُس چیز کے بارے میں جستجو کروں جسے تو نے راز میں رکھا ہے، اور نہ تیرے تدبیر کے معاملہ میں جھگڑوں، اور نہ یہ کہوں کہ کیوں اور کیسے، اور کیوں ولی امرؑ ظاہر نہیں ہو رہا جبکہ زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہے، بلکہ اپنے تمام امور تیرے سپرد کرتا ہوں۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيَنِي وَلِيَّ أَمْرِكَ ظَاهِراً نَافِذَ الْأَمْرِ مَعَ عِلْمِي بِأَنَّ لَكَ السُّلْطَانَ وَالْقُدْرَةَ وَالْبُرْهَانَ وَالْحُجَّةَ وَالْمَشِيَّةَ وَالْحَوْلَ وَالْقُوَّةَ، فَافْعَلْ ذٰلِكَ بِي وَبِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى وَلِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، ظَاهِرَ الْمَقَالَةِ، وَاضِحَ الدَّلَالَةِ، هَادِياً مِنَ الضَّلَالَةِ، شَافِياً مِنَ الْجَهَالَةِ، وَأَبْرِزْ يَا رَبِّ مُشَاهَدَتَهُ، وَثَبِّتْ قَوَاعِدَهُ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تُقَرُّ عَيْنُهُ بِرُؤْيَتِهِ، وَأَقِمْنَا بِخِدْمَتِهِ، وَتَوَفَّنَا عَلَى مِلَّتِهِ، وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے ولی امر (عج) کو ہمیں ظاہر اور حکم نافذ کرنے والے کی صورت میں دکھا، جبکہ میں جانتا ہوں کہ سلطنت، قدرت، دلیل، حجت، مشیت، تدبیر اور قوت سب تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ پس یہ احسان مجھ پر اور تمام مؤمنین پر فرما تا کہ ہم تیرے ولی کو دیکھیں وہ جو واضح کلام والا، روشن دلیل والا، گمراہی سے رہنمائی کرنے والا، جہالت سے شفا دینے والا ہو اور اے پروردگار! اُس کی زیارت کو ہمارے لئے ممکن بنا، اُس کے قدموں کو مضبوط کر، اور ہمیں اُن میں شامل فرما جن کی آنکھیں اُس کے دیدار سے ٹھنڈی ہوں، ہمیں اُس کی خدمت میں قیام عطا فرما، اسی کی ملت پر موت دے اور قیامت میں اُسی کے گروہ میں محشور فرما۔

اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَذَرَأْتَ وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ، بِحِفْظِكَ الَّذِي لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ، وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَوَصِيَّ رَسُولِكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

اے اللہ! اپنے ولی (عج) کو ہر اُس شے کے شر سے محفوظ رکھ جو تو نے پیدا کی، تخلیق فرمائی، وجود میں لائی اور صورت دی، اور اُسے سامنے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے ہر طرف سے اپنی ایسی حفاظت میں رکھ جو ضائع نہیں ہوتی اور اپنے ولی (عج) میں اپنے رسول ﷺ اور رسول کے وصی علیہم السلام کی خصوصیات کی بھی حفاظت فرماتا رہ۔

اللّٰهُمَّ وَمُدَّ فِي عُمُرِهِ وَزِدْ فِي أَجَلِهِ وَأَعِنْهُ عَلَىٰ مَا وَلَّيْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ وَزِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ، فَإِنَّهُ الْهَادِي الْمَهْتَدِي، وَالْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ، الطَّاهِرُ التَّقِيُّ، الزَّكِيُّ النَّقِيُّ، الرَّضِيُّ الْمَرْضِيُّ، الصَّابِرُ، الشَّكُورُ، الْمُجْتَهِدُ۔

اے اللہ! ان (عج) کی عمر میں اضافہ فرما، ان (عج) کی مدت حیات کو دراز کر، ان (عج) کو ان (عج) کے سپرد کردہ امور میں مدد عطا فرما، ان (عج) کے شرف و مقام کو اور زیادہ بلند کر، کیونکہ وہی ہدایت دینے والے، ہدایت یافتہ، قائم مہدی (عج)، طاہر، متقی، پاکیزہ، مرضی، صابر، شاکر اور مجتہد ہیں۔

اللَّهُمَّ وَلَا تَسْلُبْنَا الیَقِینَ لِطُولِ الأَمَدِ فِی غَیْبَتِهِ وَانْقِطَاعِ خَبَرِهِ عَنَّا، وَلَا تُنْسِنَا ذِکْرَهُ وَانْتِظَارَهُ وَالإِیمَانَ بِهِ وَقُوَّةَ الیَقِینِ فِی ظُهُورِهِ، وَالدُّعَاءَ لَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَیْهِ، حَتَّی لَا تُقَنِّطَنَا طُولُ غَیْبَتِهِ مِنْ ظُهُورِهِ وَقِیَامِهِ، وَیَکُونَ یَقِینُنَا کَیَقِینِنَا فِی قِیَامِ رَسُولِكَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ وَحْیِكَ وَتَنْزِیلِكَ۔

اے اللہ! اُن ؑ کی غیبت کے طویل ہونے اور خبر کے منقطع ہونے کے سبب ہمارے یقین کو ہم سے نہ چھین، اور نہ ہمیں اُن کے ذکر، انتظار، ایمان، ظہور پر یقین، دعا اور صلوات سے غافل کر، یہاں تک کہ اُن ؑ کی طویل غیبت ہمیں اُن ؑ کے ظہور اور قیام سے مایوس نہ کرے، نیز ہمارا یقین اُن ؑ پر ویسا ہی پختہ رہے جیسا تیرے رسول ﷺ کے قیام اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی وحی اور تنزیل پر ہے۔

وَقَوِّ قُلُوبَنَا عَلَی الإِیمَانِ بِهِ، حَتَّی تَسْلُكَ بِنَا عَلَی یَدَیْهِ مِنْهَاجَ الْهُدَی وَالمَحَجَّةَ العُظْمَی وَالطَّرِیقَةَ الْوُسْطَی، وَقَوِّنَا عَلَی طَاعَتِهِ وَثَبِّتْنَا عَلَی مُتَابَعَتِهِ، وَاجْعَلْنَا فِی حِزْبِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَنْصَارِهِ وَالرَّاضِینَ بِفِعْلِهِ۔

نیز ہمارے دلوں کو اُن ؑ کے ایمان پر مضبوط فرما، یہاں تک کہ تو اُن ؑ کے ہاتھوں ہمیں ہدایت کے راستے، عظیم شاہراہ اور میانہ روی کے راستے پر چلا دے اور ہمیں اُن ؑ کی اطاعت میں قوی، اُن ؑ کی پیروی میں ثابت قدم رکھ اور ہمیں اُن ؑ کے گروہ، اُن ؑ کے مددگاروں، اُن ؑ کے انصار اور اُن ؑ کے ہر فعل پر راضی لوگوں میں قرار دے۔

وَلَا تَسْلُبْنَا ذَلِكَ فِی حَیَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا، حَتَّی تَتَوَفَّانَا وَنَحْنُ عَلَی ذَلِكَ، لَا شَاكِّینَ وَلَا نَاکِثِینَ وَلَا مُرْتَابِینَ وَلَا مُکَذِّبِینَ۔

نیز اس نعمت کو ہماری زندگی اور موت کے وقت ہم سے نہ چھین، یہاں تک کہ تو ہمیں اس حال میں دنیا سے اٹھائے کہ ہم ہرگز شک میں مبتلا، عہد توڑنے والے، شبہات کے زیر اثر اور جھٹلانے والے نہ ہوں۔

اللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ وَدَمْدِمْ عَلَى مَنْ نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ، وَاظْهِرْ بِهِ الْحَقَّ وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ، وَاسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الذُّلِّ، وَانْعَشْ بِهِ الْبِلَادَ، وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ، وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّلَالَةِ، وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَالْكَافِرِينَ، وَأَبِرْ بِهِ الْمُنَافِقِينَ وَالنَّاكِثِينَ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ وَالْمُتَحَدِّينَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا، حَتَّى لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دِيَارًا وَلَا تُبْقِيَ لَهُمْ آثَارًا، وَطَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ، وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ عِبَادِكَ، وَجُدْ بِهِ فِيمَا انْمَحَى مِنْ دِينِكَ، وَأَصْلِحْ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ، حَتَّى يَعُودَ دِينُكَ بِهِ وَعَلَى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيدًا، صَحِيحًا لَا عِوَجَ فِيهِ وَلَا بِدْعَةَ مَعَهُ، حَتَّى تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ نِيرَانَ الْكَافِرِينَ۔

اے اللہ! اُن (عج) کے ظہور کو جلد فرما، اُنہیں (عج) اپنی نصرت سے قوت دے، اُن (عج) کے مدد گاروں کی مدد فرما، اور جو اُن (عج) کے مخالف ہوں اُنہیں ذلیل کر، اور جو اُن (عج) کے مقابل کھڑے ہوں اور اُنہیں جھٹلائیں اُن پر عذاب نازل فرما۔ اُن (عج) کے ظہور کے ذریعے حق کو آشکار اور ظلم کو ختم فرما، اپنے مؤمن بندوں کو ذلت سے نجات دے، سرزمین کو اُن (عج) کے ذریعہ زندہ فرما، کفار کے سرکشوں کو قتل کر، گمراہی کے سرداروں کے سر توڑ دے، جباروں اور کفار کو ذلیل کر، منافقین، عہد شکنوں، مخالفین اور دنیا کے تمام گوشوں میں تیرے دین کے دشمنوں کو اُن کے ذریعہ نیست ونابود فرما، یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے، اُن کی کوئی علامت باقی نہ چھوڑ، اپنی زمین کو اُن سے پاک کر، اپنے بندوں کے دلوں کو اُن کے شر سے ٹھنڈا کر، اپنے دین کی مٹ چکی نشانیوں کو اُن کے ذریعے واپس لے آ، اپنے بدلے گئے احکام اور بدل دی گئی سنتوں کی اصلاح فرما، یہاں تک کہ تیرے دین کو اُن کے ہاتھوں سے تازہ، نیا اور درست واپس لوٹا دے، جس میں نہ کوئی کجی ہو نہ بدعت، حتیٰ کہ اُن کے عدل سے کفار کی

آگ بجھ جائے، کیونکہ وہی تیرا وہ بندہ ہے جسے تونے اپنے لئے مخصوص کیا، اپنے دین کی نصرت کے لئے پسند فرمایا، اپنے علم کے ذریعہ منتخب کیا۔

وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ، وَبَرَّأْتَهُ مِنَ العُيُوبِ، وَاطَّلَعْتَهُ عَلَى الغُيُوبِ، وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ، وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ، وَنَقَّيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ۔

تونے انہیں عجل اللہ فرجہ الشریف گناہوں سے معصوم قرار دیا، عیوب سے پاک کیا، غیب کے علوم تک رسائی عطا کی، بے شمار نعمتوں سے نوازا، ہر طرح کی نجاست سے پاک کیا اور ہر قسم کے میل کچیل سے صاف اور پاکیزہ کر دیا۔

اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى شِيعَتِهِ الْمُنْتَجَبِينَ، وَبَلِّغْهُمْ مِنْ آمَالِهِمْ مَا يَأْمُلُونَ، وَاجْعَلْ ذَلِكَ مِنَّا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ، حَتَّى لَا نُرِيدُ بِهِ غَيْرَكَ وَلَا نَطْلُبَ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ۔

اے اللہ! درود بھیج اُن عجل اللہ فرجہ الشریف پر اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے طاہر و پاک اجداد پر، اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے منتخب شیعوں پر، اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کی امیدوں کو پورا کر دے، اور ہمارے اس عمل کو ہر شک، شبہ، ریا اور دکھاوے سے پاک کر دے، یہاں تک کہ ہم اس سے تیرے سوا کسی کو نہ چاہیں اور نہ کسی چیز سے تیرے سوا کسی کا قرب طلب کریں۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا، وَغَيْبَةَ وَلِيِّنَا، وَشِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا، وَوُقُوعَ الْفِتَنِ بِنَا، وَتَظَاهُرَ الأَعْدَاءِ عَلَيْنَا، وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا۔

اے اللہ! ہم تیرے حضور شکایت کرتے ہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی، اپنے ولی عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت، زمانے کی سختیوں، فتنوں کے چھا جانے، دشمنوں کے ہم پر غالب آجانے، دشمنوں کی کثرت اور اپنی قلت کی۔

اللَّهُمَّ فَفَرِّجْ ذَلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ، وَنَصْرٍ مِنْكَ تُعِزُّهُ، وَإِمَامِ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ، إِلٰهَ الحَقِّ رَبَّ العَالَمِينَ۔

اے اللہ! اس حال کو اپنے اُس فتح کے ذریعے دور فرما جسے تو جلد عطا کرنے والا ہے، اور اپنے اُس نصرت کے ذریعے جو تو سربلند کرنے والا ہے، اور عادل امام کے ذریعے جسے تو ظاہر کرنے والا ہے، اے معبودِ برحق، اے رب العالمین!

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذَنَ لِوَلِيِّكَ فِي إِظْهَارِ عَدْلِكَ فِي عِبَادِكَ وَقَتْلِ أَعْدَائِكَ فِي بِلَادِكَ، حَتَّى لَا تَدَعَ لِلْجَوْرِ يَا رَبِّ دِعَامَةً إِلَّا قَصَمْتَهَا، وَلَا بَقِيَّةً إِلَّا أَفْنَيْتَهَا، وَلَا قُوَّةً إِلَّا أَوْهَنْتَهَا، وَلَا رُكْنًا إِلَّا هَدَمْتَهُ، وَلَا حَدًّا إِلَّا فَلَلْتَهُ، وَلَا سِلَاحًا إِلَّا أَكْلَلْتَهُ، وَلَا رَايَةً إِلَّا نَكَسْتَهَا، وَلَا شُجَاعًا إِلَّا قَتَلْتَهُ، وَلَا جَيْشًا إِلَّا خَذَلْتَهُ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ اپنے ولی عجل اللہ فرجہ الشریف کو اجازت عطا فرما تاکہ تیرے بندوں میں عدل کو ظاہر کرے اور تیرے دشمنوں کو تیری زمین میں ختم کرے، یہاں تک کہ ظلم کی کوئی بنیاد باقی نہ رہے جسے وہ نہ توڑ دے، نہ کوئی باقی ماندہ وجود بچے جسے فنا نہ کر دے، نہ کوئی طاقت باقی رہے جسے کمزور نہ کر دے، نہ کوئی قلعہ ہو جسے وہ گرا نہ دے، نہ کوئی حد ہو جسے وہ کند نہ کر دے، نہ کوئی ہتھیار ہو جسے وہ ناکارہ نہ بنا دے، نہ کوئی جھنڈا ہو جسے وہ سرنگوں نہ کرے، نہ کوئی بہادر ہو جسے وہ قتل نہ کرے، نہ کوئی لشکر ہو جسے وہ شکست نہ دے۔

وَارْمِهِمْ يَا رَبِّ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ، وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ القَاطِعِ، وَبَأْسِكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ، وَعَذِّبْ أَعْدَاءَكَ وَأَعْدَاءَ دِينِكَ وَأَعْدَاءَ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِيَدِ وَلِيِّكَ وَأَيْدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ۔

اے پروردگار! اُن (دشمنوں) پر اپنا تباہ کن پتھر برسا، اور اپنی کاٹ دار تلوار سے اُنہیں کاری ضرب دے، اور اپنی وہ قوت ان پر نازل فرما جس سے مجرم قوم کو کوئی بچا نہ سکے۔ اپنے دشمنوں، اپنے دین کے

دشمنوں اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کو اپنے ولی عجل اللہ فرجہ الشریف اور اپنے مؤمن بندوں کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا کر۔

اللَّهُمَّ كُفَّ وَلِيَّكَ وَحُجَّتَكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ وَكَيْدَ مَنْ كَادَهُ، وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِهِ، وَاجْعَلْ دَائِرَةَ السَّوْءِ عَلَى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا۔

اے اللہ! اپنے ولی اور اپنی حجت کو اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے دشمنوں کی ہیبت اور فریب سے محفوظ رکھ، اور جو اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ مکر کرے، تو اُس کے ساتھ مکر فرما، اور جو اُنہیں عجل اللہ فرجہ الشریف نقصان پہنچانا چاہے، اس پر بُرائی کو مسلط کر دے۔

وَاقْطَعْ عَنْهُ مَادَّتَهُمْ، وَارْعِبْ لَهُ قُلُوبَهُمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَخُذْهُمْ جَهْرَةً، وَشَدِّدْ عَلَيْهِمْ عَذَابَكَ، وَأَخْرِجْهُمْ مِنْ بَيْنِ عِبَادِكَ، وَالعَنْهُمْ فِي بِلَادِكَ، وَأَسْكِنْهُمْ أَسْفَلَ نَارِكَ، وَأَحِطْهُمْ بِأَشَدِّ عَذَابِكَ، وَاصْلِهِمْ نَارًا، وَاحْشُ قُبُورَ مَوْتَاهُمْ نَارًا، وَأَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ، فَإِنَّهُمْ ضَلُّوا وَأَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَأَضَلُّوا عِبَادَكَ۔

ان تک کسی مدد کی رسائی کاٹ دے، اُن کے دلوں میں رعب ڈال دے، اُن کے قدموں کو ہلا دے، انہیں ظاہر طور پر اپنی گرفت میں لے، اُن پر اپنا سخت ترین عذاب مسلط فرما، انہیں اپنے بندوں کے درمیان سے نکال دے، اپنی سرزمین میں اُن پر لعنت کر، انہیں جہنم کی سب سے نچلی تہہ میں جگہ دے، انہیں اپنے سخت ترین عذاب میں گھیر لے، اُنہیں جہنم میں جھونک دے، اُن کی قبروں کو آگ سے بھر دے، اور اُنہیں اپنی آگ کی شدت میں مبتلا کر دے؛ کیونکہ وہ گمراہ ہو گئے، نماز کو ضائع کر دیا، خواہشات کے پیچھے چل پڑے اور تیرے بندوں کو گمراہی میں ڈال دیا۔

اللَّهُمَّ وَأَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ، وَأَرِنَا نُورَهُ سَرْمَدًا لَا ظُلْمَةَ فِيهِ، وَأَحْيِ بِهِ الْقُلُوبَ الْمَيِّتَةَ، وَاشْفِ بِهِ الصُّدُورَ الْوَغِرَةَ، وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِّ، وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ الْمُعَطَّلَةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ، حَتَّى لَا يَبْقَى حَقٌّ إِلَّا ظَهَرَ وَلَا عَدْلٌ إِلَّا زَهَرَ۔

اے اللہ! اپنے ولیؑ کے ذریعہ قرآن کو زندہ فرما، اور ہمیں انؑ کا ایسا نور دکھا جو ہمیشہ روشن رہے اور اس میں کوئی تاریکی باقی نہ ہو، مردہ دلوں کو اس کے ذریعے زندگی عطا فرما، سخت اور گرے ہوئے سینوں کو اس سے شفایاب کر دے، مختلف خواہشوں اور راہوں کو اس کے ذریعے حق پر جمع کر دے، معطل شدہ حدود اور نظر انداز کردہ احکام کو اس کے ذریعے نافذ فرما، یہاں تک کہ کوئی حق پوشیدہ نہ رہے اور کوئی عدل چھپا نہ رہے بلکہ سب نمایاں ہو جائے۔

وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهِ، وَالْمُؤْتَمِرِينَ لِأَمْرِهِ، وَالرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ، وَالْمُسَلِّمِينَ لِإِحْكَامِهِ، وَمِمَّنْ لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ خَلْقِكَ۔

اے پروردگار! ہمیں انؑ کے مددگاروں، انؑ کی حکومت کو طاقت دینے والوں، انؑ کے حکم کے تابع فرمانوں، انؑ کے افعال پر راضی رہنے والوں، انؑ کے فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والوں میں شامل فرما، نیز ہمیں ایسا بنادے کہ تیری مخلوق کے مقابل تقیہ کی حاجت نہ رہے۔

أَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ الضُّرَّ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاكَ وَتُنْجِي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ، فَاكْشِفِ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ، وَاجْعَلْهُ خَلِيفَتَكَ فِي أَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهُ۔

اے میرے رب! تو ہی ہے جو تکلیف کو دور کرتا ہے، اور بے کس کی دعا قبول کرتا ہے، اور عظیم مصیبتوں سے نجات عطا فرماتا ہے۔ پس اپنے ولی سے بھی تکلیف کو دور فرما، اور انہیںؑ اپنے وعدہ کے مطابق اپنی زمین میں اپنا خلیفہ قرار دے۔

اللّٰهُمَّ وَلَا تَجۡعَلۡنِي مِنۡ خُصَمَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ، وَلَا تَجۡعَلۡنِي مِنۡ أَعۡدَائِهِمۡ، وَلَا تَجۡعَلۡنِي مِنۡ أَهۡلِ الۡحَنَقِ وَالۡغَيۡظِ عَلَيۡهِمۡ، فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنۡ ذَلِكَ، فَأَعِذۡنِي وَأَجِرۡنِي۔

اے اللہ! مجھے آلِ محمد علیہم السلام کے دشمنوں میں سے قرار نہ دے، نہ اُن کے دشمنوں میں اور نہ اُن سے بغض اور غیظ رکھنے والوں میں سے۔ میں تجھ سے اس (برے انجام) سے پناہ مانگتا ہوں، پس مجھے اپنی پناہ میں لے اور محفوظ فرما۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجۡعَلۡنِي بِهِمۡ فَائِزًا عِنۡدَكَ فِي الدُّنۡيَا وَالۡآخِرَةِ، وَمِنَ الۡمُقَرَّبِينَ، آمِينَ رَبَّ الۡعَالَمِينَ۔[1]

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج، اور مجھے اُن کے طفیل دنیا و آخرت میں کامیاب اور اپنے مقربین میں شامل فرما، آمین، اے رب العالمین۔

پہلی فصل

جان لو کہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف کی صفات اور اُن کی خصوصیات کو پہچاننا اُن امورِ اہمہ میں سے ہے جن کا حاصل کرنا عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں اس زمانہ میں لازم و ضروری ہے۔

اگرچہ اس مختصر رسالہ میں ان تمام خصوصیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنا ممکن نہیں، مگر میں یہاں پر معتبر کتب جیسے الکافی، کمال الدین، المحجۃ، بحار الانوار اور النجم الثاقب سے بیس صفات کا اختصار کے ساتھ ذکر کروں گا تاکہ ہر شخص کے لئے حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی شناخت کا معاملہ واضح ہو جائے۔

[1] جمال الاسبوع: ۵۲۲۔

پہلی خصوصیت:

حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہور اور جہاد کے لئے قیام مکہ معظمہ سے ہو گا۔ یہ ظہور علانیہ اور آشکارا ہو گا، یہاں تک کہ ہر فرد اُس پر مطلع ہو گا۔

دوسری خصوصیت:

اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت ایک منادی آسمان سے اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے مبارک نام، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے والدِ گرامی، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے اجدادِ طاہرین علیہم السلام اور سید الشہداء علیہ السلام کے نام تک آواز دے گا، جسے تمام مخلوقات اپنی اپنی زبان میں سنیں گی۔ یہ آواز اتنی پرہیبت اور پر اثر ہو گی کہ ہر سونے والا جاگ اٹھے گا، ہر کھڑا بیٹھ جائے گا اور ہر بیٹھا کھڑا ہو جائے گا۔ یہ نداء جبرائیل علیہ السلام کی ہو گی۔

تیسری خصوصیت:

حضرت کو جہاں بھی جانا ہو گا، ایک سفید بادل اُن پر سایہ فگن ہو گا، جس میں سے آواز آئے گی:

هٰذَا هُوَ الْمَهْدِیُّ خَلِیفَةُ اللهِ فَاتَّبِعُوهُ

یہی مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف، اللہ کے خلیفہ ہیں، پس ان کی پیروی کرو۔

یہ روایت اہل سنت کے علماء نے بھی ذکر کی ہے۔

چوتھی خصوصیت:

لوگ اُن کے نورانی چہرہ کی برکت سے اس قدر مستفید ہوں گے کہ سورج اور چاند کے نور کی حاجت باقی نہ رہے گی، بلکہ اُن کا جمال عالم کو روشن کر دے گا۔

پانچویں خصوصیت:

حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہمراہ وہی پتھر ہو گا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھا، جس پر عصا مارنے سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے تھے۔ جب حضرت عجل اللہ فرجہ الشریف اپنے اصحابؓ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوں گے تو اُن کا منادی ندا کرے گا:

أَلَا لَا يَحْمِلَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ طَعَاماً وَلَا شَرَاباً وَلَا عَلَفاً۔

خبر دار! تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ کھانا، پانی یا چارہ نہ لے جائے۔

پس وہ پتھر ایک اونٹ پر لادا جائے گا اور جہاں کہیں قیام کریں گے وہ نصب کیا جائے گا، وہاں سے چشمے پھوٹ نکلیں گے۔ جو بھوکا ہو گا سیر ہو جائے گا، جو پیاسا ہو گا سیراب ہو گا، اور وہی پانی ان کے جانوروں کو بھی پلایا جائے گا اور اُنہیں خوراک بھی دی جائے گی۔

چھٹی خصوصیت:

حضرت عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہمراہ عصائے موسوی بھی ہو گا۔ وہ اس کے ذریعے دشمنوں کو خوفزدہ کریں گے، اُن کے گھوڑے اور ساز و سامان اس کے ذریعے نگل لئے جائیں گے، اور جو کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی عصا کے ذریعے انجام دیا، وہ سب صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف بھی انجام دیں گے۔

ساتویں خصوصیت:

اسی رات کی جب حضرت عجل اللہ فرجہ الشریف مکہ میں ظاہر ہوں گے، دنیا کے جس خطے میں بھی مؤمن ہو گا، وہ بیدار ہو گا اور اپنے سرہانے ایک پرچہ پائے گا جس پر اطاعت کے الفاظ لکھے ہوں گے، جو معروف اور واضح ہوں گے۔

آٹھویں خصوصیت:

مؤمنین حضرت عجل اللہ فرجہ الشریف کو اس حال میں دیکھیں گے کہ وہ اُن سے دور اپنے مقام پر ہوں گے، مگر یوں محسوس ہو گا جیسے وہ اُن کے سامنے موجود ہیں۔

نویں خصوصیت:

حضرت عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت مؤمنین و مؤمنات میں سے کسی کے اندر کوئی بیماری اور عیب باقی نہیں رہے گا، تمام بیماریاں دور ہو جائیں گی۔

دسویں خصوصیت:

حضرت عجل اللہ فرجہ الشریف کے زمانہ میں مؤمنین کے فقرا بے نیاز ہو جائیں گے، زمین کے کسی خطہ میں کوئی فقیر باقی نہ رہے گا، حتیٰ کہ تمام شیعیان علی علیہ السلام کے قرضے بھی ادا کر دیے جائیں گے۔

گیارہویں خصوصیت:

زمانہ ظہور میں تمام مؤمنین و مؤمنات دین کے احکام سے اس درجہ واقف ہوں گے کہ ایک دوسرے کو ان امور میں رجوع کی ضرورت نہ رہے گی، سب خود دین کے عالم ہوں گے۔

بارہویں خصوصیت:

زمانہ ظہور میں لوگوں کی عمریں دراز ہو جائیں گی، یہاں تک کہ ایک شخص اپنی نسل سے پیدا ہونے والے ہزار (۱۰۰۰) اولاد کو دیکھے گا۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب وہ اولاد بڑی ہو گی تو ان کے کپڑے بھی اُن کے ساتھ بڑے ہوں گے اور جس رنگ کے لباس وہ چاہیں گے، خود بخود اسی رنگ میں رنگین ہو جائیں گے۔

تیرھویں خصوصیت:

تمام راستوں اور ملکوں میں مکمل امن قائم ہو گا، کسی جگہ بھی خوف اور دہشت باقی نہ رہے گی۔

چودھویں خصوصیت:

شیعہ اور سنی دونوں کی روایتوں میں یہ امر متفقہ طور پر وارد ہوا ہے کہ آپؑ کے زمانے میں زمین پر عدل مکمل طور پر پھیل جائے گا، یہاں تک کہ کوئی شخص دوسرے پر ظلم نہیں کرے گا۔

پندرھویں خصوصیت:

حضرتؑ علم باطن کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے اور تمام کفار و منافقین کو قتل کریں گے، چاہے وہ بظاہر اپنے آپ کو اُنؑ کے اصحاب ظاہر کریں۔ دین اسلام کو پوری زمین پر جاری کریں گے، پھر نہ کوئی جزیہ قبول کیا جائے گا اور نہ زکوۃ روکنے والے کو معاف کیا جائے گا، بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کو قتل کیا جائے گا۔

سولہویں خصوصیت:

تمام بادشاہوں پر آپؑ کو فتح حاصل ہو گی اور آپؑ کی سلطنت دنیا کے ہر خطے تک وسعت اختیار کر جائے گی۔

سترہویں خصوصیت:

تمام حیوانات، حتیٰ کہ جنگلی درندے بھی باہم الفت و محبت کے ساتھ زندگی گزاریں گے، ایک دوسرے سے آزار واذیت دور ہو جائے گی۔

اٹھارہویں خصوصیت:

اگر کوئی کافر یا مشرک کسی چٹان کے اندر بھی چھپا ہو گا، تو وہ چٹان خود مؤمن کو آواز دے گی:

یَا مُؤْمِنُ، فِی بَطْنِی کَافِرٌ أَوْ مُشْرِكٌ فَاقْتُلْهُ۔

اے مؤمن! میرے اندر ایک کافر یا مشرک چھپا ہوا ہے، پس اسے قتل کر دے۔

چنانچہ مؤمن اُسے قتل کر دے گا۔

انیسویں خصوصیت:

بعض روایات میں ہے کہ سفیانی کا لشکر، جو کہ تین لاکھ سپاہیوں پر مشتمل ہو گا، مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے قتل کے ارادے سے بھیجا جائے گا۔ جب وہ لشکر مکہ و مدینہ کے درمیان صحراء میں پہنچے گا تو جبرائیل علیہ السلام ندا دیں گے:

یَا أَیَّتُهَا الأَرْضُ اخْسِفِی بِهِمْ۔

اے زمین! ان سب کو نگل لے۔

چنانچہ پوری زمین انہیں نگل لے گی اور صرف دو یا تین آدمی باقی بچیں گے۔

بیسویں خصوصیت:

اللہ تعالیٰ کے معجزہ سے حضرت عجل اللہ فرجہ الشریف بہت سے دشمنوں کو دوبارہ زندہ فرمائیں گے تا کہ اُن سے انتقام لیا جاسکے۔ ان تمام امور کی تفصیلات کتاب مکیال المکارم میں روایات کی روشنی میں ذکر کی گئی ہیں۔

دوسری فصل

کتاب زاد المعاد اور دیگر کتب میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص دعائے عہد چالیس صبحوں تک پڑھے گا، وہ حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار میں شمار کیا جائے گا، اور اگر وہ ظہور سے پہلے وفات پا گیا تو اللہ تعالیٰ اُسے قبر سے نکال کر آپ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت کے لئے بھیجے گا۔ نیز ہر لفظ کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھے گا اور ہزار گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ یہ وہی عظیم دعا ہے:

اللّٰهُمَّ رَبَّ النُّورِ العَظِيمِ، وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيعِ، وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُورِ، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ، وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُورِ، وَمُنْزِلَ القُرْآنِ العَظِيمِ، وَرَبَّ المَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِينَ۔

اے اللہ! اے عظیم نور کے پروردگار، بلند و بالا عرش کے مالک، جوش مارتے سمندر کے پروردگار، تورات، انجیل اور زبور کو نازل کرنے والے، ٹھنڈی اور گرم فضا کے رب، قرآنِ عظیم کو نازل فرمانے والے، مقرب فرشتوں، انبیاء علیہم السلام اور مرسلین علیہم السلام کے پروردگار!

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الكَرِيمِ، وَبِنُورِ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ، وَمُلْكِكَ القَدِيمِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرَضُونَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي يَصْلُحُ بِهِ الأَوَّلُونَ وَالآخِرُونَ، يَا حَيَّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ، وَيَا حَيَّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ، وَيَا حَيَّ حِينَ لاَ حَيَّ، يَا مُحْيِيَ المَوْتَى وَمُمِيتَ الأَحْيَاءِ، يَا حَيُّ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے معزز چہرہ کے وسیلہ سے، تیرے نورانی چہرہ کے وسیلہ سے، تیری قدیم بادشاہی کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں، اے ہمیشہ زندہ، اے قائم بالذات! میں تجھ سے تیرے اس نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جس کے سبب آسمان و زمین روشن ہوئے، اور اس نام کے ذریعے جس

کے ذریعہ پہلوں اور پچھلوں کی اصلاح ہوئی۔ اے وہ جو ہر زندہ سے پہلے بھی زندہ تھا، اور ہر زندہ کے بعد بھی زندہ رہے گا، اور جب کوئی زندہ نہ ہو گا تو بھی زندہ ہو گا، اے مردوں کو زندہ کرنے والے اور زندوں کو موت دینے والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللَّهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الإِمَامَ الهَادِيَ المَهْدِيَّ القَائِمَ بِأَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ المُؤْمِنِينَ وَالمُؤْمِنَاتِ، فِي مَشَارِقِ الأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَعَنِّي وَعَنْ وَالِدَيَّ وَوُلْدِي وَإِخْوَانِي، مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمَا أَحْصَاهُ كِتَابُكَ وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ۔

اے اللہ! اپنے ولی ﷺ، ہمارے مولا ﷺ، امام ہادی مہدی قائم ﷺ پر اپنی رحمت نازل فرما، اُن کے طاہر اجداد علیہم السلام پر درود بھیج، اور ان تمام مومنین و مومنات کی طرف سے جو زمین کے مشرق و مغرب، میدان و پہاڑ، خشکی و تری میں موجود ہیں، نیز میری، میرے والدین، اولاد اور بھائیوں کی طرف سے ایسا درود بھیج جو تیرے عرش کے وزن، تیرے کلمات کی سیاہی، اور وہ سب کچھ جو تیرے علم میں ہے، کے برابر ہو۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي هَذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ أَيَّامِي عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي، لَا أَحُولُ عَنْهَا وَلَا أَزُولُ أَبَداً۔

اے اللہ! میں آج کی صبح اور اپنی تمام عمر کے دنوں میں حضرت ﷺ کے لئے ایک عہد، ایک عقد اور ایک بیعت کو اپنے گلے کا طوق بنا کر تازہ کرتا ہوں، میں اس سے ہر گز پھرنے والا اور ہر گز ہٹنے والا نہیں ہوں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ، وَالمُسَارِعِينَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِهِ، وَالمُمْتَثِلِينَ لِأَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيهِ، وَالتَّابِعِينَ لِإِرَادَتِهِ، وَالمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

اے اللہ! مجھے اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار، مددگاروں، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے دفاع کرنے والوں، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے حاجات کو پورا کرنے میں تیزی کرنے والوں، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے احکام ونواہی کو بجالانے والوں، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کی مرضی کے تابعوں اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے سامنے شہادت پانے والوں میں شامل فرما۔

اللَّهُمَّ إِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ المَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ حَتْماً مَقْضِيّاً، فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِراً كَفَنِي، شَاهِراً سَيْفِي، مُجَرِّداً قَنَاتِي، مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الحَاضِرِ وَالبَادِي۔

اے اللہ! اگر میرے اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے درمیان موت، جو کہ تیرے بندوں پر ایک طے شدہ امر ہے، حائل ہو جائے، تو مجھے میری قبر سے اس حال میں نکال کہ میرا کفن میری کمر پر ہو، میں اپنی تلوار کھینچے ہوئے، اپنا نیزہ تیار کئے، اور حاضر وغائب کی طرف دعوت دینے والے کی دعوت پر لبیک کہتا ہوا اُٹھوں۔

اللَّهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالغُرَّةَ الحَمِيدَةَ، وَأَقْرِرْ نَاظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُ، وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ، وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ، وَاسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ، وَانْفُذْ أَمْرَهُ، وَاشْدُدْ أَزْرَهُ، وَقَوِّ ظَهْرَهُ، وَعَمِّرْ بِهِ اللَّهُمَّ بِلَادَكَ، وَأَحْيِ بِهِ عِبَادَكَ، فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الحَقُّ (ظَهَرَ الفَسَادُ فِي البَرِّ وَالبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ)۔

اے اللہ! مجھے اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے نورانی اور رشید چہرے کی زیارت عطا فرما، اور میری آنکھوں کو اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار سے ٹھنڈا کر، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کو جلد فرما، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے خروج کو آسان کر، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے راستے کو کشادہ بنا، مجھے اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے راستے پر گامزن کر، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے حکم کو جاری فرما، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کی کمر کو مضبوط بنا، اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کی پشت کو قوی کر، اپنی زمین کو اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے آباد کر، اپنے بندوں کو اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذریعے

زندہ کر، کیونکہ تُونے فرمایا اور تیرا قول برحق ہے: ظلم اور فساد خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے باعث ظاہر ہو چکا ہے۔

فَاظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ وَلِيِّكَ، وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ، الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ البَاطِلِ إِلَّا مَزَّقَهُ، وَيُحِقَّ الحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ۔

اے اللہ! اپنے ولی عجل اللہ فرجہ الشریف، اپنے ولی عجل اللہ فرجہ الشریف کے بیٹے، اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے فرزند عجل اللہ فرجہ الشریف کو، جو کہ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے موسوم ہے، ہمارے لئے دنیا و آخرت میں ظاہر فرما، یہاں تک کہ وہ باطل کے کسی بھی اثر کو باقی نہ چھوڑے مگر اسے نیست و نابود کر دے، اور حق کو ظاہر و ثابت فرمادے۔

وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعاً لِمَظْلُومِ عِبَادِكَ، وَنَاصِراً لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِراً غَيْرَكَ، وَمُجَدِّداً لِمَا عُطِّلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ، وَمُشَيِّداً لِمَا وَرَدَ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِينَ۔

اے اللہ! اُنہیں عجل اللہ فرجہ الشریف اپنے مظلوم بندوں کے لئے پناہ گاہ، بے یار و مددگاروں کے لئے مددگار، تیرے معطل شدہ احکام کے لئے مجدد، تیرے دین کی نشانیوں اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کے لئے محافظ و مؤید قرار دے، اور اُنہیں عجل اللہ فرجہ الشریف ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھ۔

اللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَتِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ، وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ۔

اے اللہ! اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اہل بیت علیہم السلام کو اُن (حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف) کے دیدار سے خوش فرما، اور اُن سب کو بھی جو اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے دین کی دعوت پر لبیک کہہ چکے ہیں۔ نیز اے پروردگار! تو ہم پر رحم فرما، جو تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بے بسی، کمزوری اور اضطراب کی حالت میں ہیں۔

اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الغُمَّةَ عَنْ هَذِهِ الأُمَّةِ بِحُضُورِهِ، وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُورَهُ، إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيداً وَنَرَاهُ قَرِيباً، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

اے اللہ! ان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے ذریعے اس امت سے اس بڑی گھبراہٹ اور مصیبت کو دور فرما، اور اُن عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کو ہمارے لئے جلد فرما، بے شک لوگ اُسے دور سمجھتے ہیں لیکن ہم تیرے رحم سے اسے قریب جانتے ہیں، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!

پھر تم اپنی دائیں ران پر تین مرتبہ ہاتھ مارو اور ہر بار کہو:

العَجَلَ، یَا مَوْلَایَ، یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ۔[1]

عَجِّل، اے میرے مولا! اے صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف!

آخر میں میں تمام معزز قارئین سے دعا کی درخواست کرتا ہوں، اللہ جل شأنہ سے امید کرتے ہوئے کہ وہ مجھے اور میرے دینی بھائیوں کو صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار و مددگاروں میں قرار دے۔

[1] زاد المعاد ص ۲۲۳۔

Ilham
Swiss Collection
EXCLUSIVE PERFUMES
FASTEST GROWING
BRAND OF THE YEAR AWARDS 2024
BUY 1 GET 1 FREE
50ML + 5ML (10% EXTRA)
BUY
OUD AL FATIMA
RS. 3500/-
LIMITED TIME
OFFER
GET
OUD AL ALI
FREE
Ilham
OUD AL FATIMA
Swiss Collection
50+5 ml (10% EXTRA)
eau de parfum
1.86 fl oz./55 ml e
Ilham
OUD AL ALI
Swiss Collection
50+5 ml (10% EXTRA)
eau de parfum
1.86 fl oz./55 ml e
Please visit our website www.ilhamperfumes.com
to view complete product range.
Order Now! 0092-301-1131550 / 0092-301-1131549

HEMANI

Live Natural

Skin Care | Hair Care | Health Care | Fragrances | Herbal Oils

A NATURAL *Lifestyle Solution*

Scan Me
For 20% OFF

www.hemaniherbals.com info@hemanitrading.ae

Emirates Quality Mark

BRAND OF THE YEAR AWARDS 2024

ISO 9001:2015, ISO 14001:2015 & ISO 45001:2018 Certified Company